www.novelsclubb.com
سنو
چندہ
مہر فاطمہ
: novelsclubb
:read with laiba
03257121842

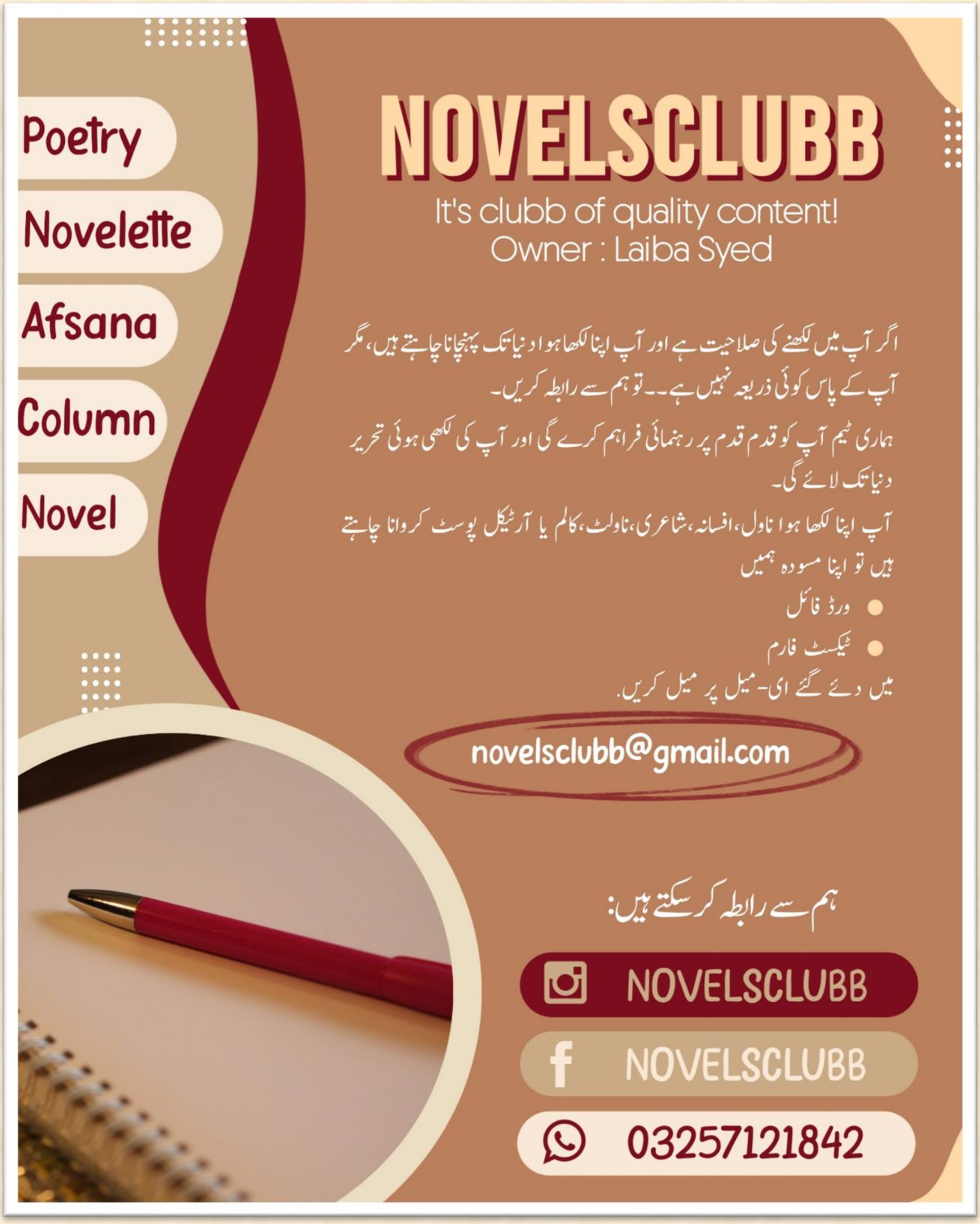

NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

سنو چندہ

از قلم

مہر فاطمہ

Clubb of Quality Content!

سنو چاندہ

عید اسپیشل سیگمنٹ

کمرے کا دروازہ آدھا سا کھلا تھا اور اندر کا منظر کسی جنگ کے میدان سے کم نہیں لگ رہا تھا۔ الماری کے دروازے کھلے تھے، بستر پر کپڑوں کا ڈھیر پڑا تھا اور کچھ کپڑے فرش تک آ پہنچے تھے۔ اسی افراتفری کے بیچ تالیہ الماری میں سر دیے کچھ ڈھونڈنے میں مصروف تھی۔

"امی جلدی آئیں، امی...!"

نیچے سے آواز سنتے ہی صفینہ بیگم سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اوپر آئیں اور دروازے کے قریب آ کر بولیں،

Clubb of Quality Content!

"کیا ہوا؟"

"امی... آپ سارا سوال باہر سے ہی کر لیں گی یا جلدی اندر آئیں گی؟"

تالیہ کی جھنجھلائی ہوئی آواز سن کر صفینہ بیگم نے دروازہ کھولا، مگر اندر کا منظر دیکھتے ہی ان کے منہ سے بے اختیار نکلا،

"ہائے اللہ...!"

کمرے کی حالت واقعی دیکھنے والی تھی۔ کہیں ٹراوزر پڑا تھا، کہیں سوٹ، کہیں دوپٹہ اور باقی کپڑے ایسے بکھرے تھے جیسے کسی نے جان بوجھ کر پورے کمرے میں پھیلا دیے ہوں۔ کمرہ کم اور جنگ کا میدان زیادہ لگ رہا تھا۔

تالیہ اب بھی الماری میں سر دیے کھڑی تھی، جیسے اسے کمرے کی اس تباہی سے کوئی غرض ہی نہ ہو۔ پھر اچانک مڑ کر اس نے صفینہ بیگم کو دروازے کے پاس کھڑا دیکھا۔

"امی... آپ وہاں کیوں کھڑی ہیں؟ اندر آئیں اور مجھے دیکھ کر بتائیں وہ میری سفید والی شلوار قمیص کدھر ہے؟"

یہ کہتے ہوئے وہ تھکے ہوئے انداز میں بستر پر بیٹھ گئی، جیسے کپڑے ڈھونڈتے ڈھونڈتے بہت بڑی جنگ لڑ آئی ہو۔

صفینہ بیگم نے غصے سے ادھر اُدھر بکھرے کپڑوں کو دیکھا اور پھر تالیہ کی طرف مڑ کر بولیں،

"کون سی شلوار قمیص؟ اور ذرا دیکھو لڑکی، یہ تم نے کمرے کی کیا حالت بنا رکھی ہے؟ یہ کمرہ کم صادق بھائی کا کباڑ خانہ زیادہ لگ رہا ہے، بلکہ ان کا کمرہ بھی اس سے دوگنا بہتر ہو گا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اوہ امی وہ سب چھوڑیں، میرے کپڑے ڈھونڈ دیں... وہی والا جس پر گلابی آرگنزا والا دوپٹہ تھا۔"

صفینہ بیگم نے ناگواری سے سر ہلاتے ہوئے کہا،

"دیکھو تالیہ... مجھے کچھ نہیں پتا یہ سب حالت کس کی ہے، نہ تم نے کمرے کی۔ اس میں تو کچھ نہیں ملے گا، بہتر یہی ہوگا کہ پہلے تم اسے صاف کرو۔"

"لیکن امی مجھے تیار ہونا ہے، بس آپ دس منٹ کے اندر اسے صاف کروائیں، نہیں تو مجھے امی مت کہنا۔"

صفینہ بیگم نے ڈانٹنے والے لہجے میں کہا، مگر سامنے تالیہ بھی کسی سے کم نہ تھی۔ اس نے بڑے آرام سے ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہا،

"ٹھیک ہے صفینہ بیگم، آپ بس میری شلوار قمیص ڈھونڈ دیں، باقی میں دیکھ لوں گی۔ ایک تو آپ ساتھ ہی لیکچر شروع کر دیتی ہیں۔"

"کیا کہا؟ میں لیکچر دیتی ہوں؟ ذرا دیکھو اس لڑکی کو...!"

صفینہ بیگم ابھی کچھ اور کہنے ہی والی تھیں کہ اتنے میں پیچھے سے اشنور کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"امی...!"

صفینہ بیگم نے جھنجھلا کر کہا،

"اب اس کو کون سے دورے پڑ گئے؟ ایک تو تم دونوں بہنوں نے مل کر میرا بیڑا غرق کر رکھا ہے۔"

اشنور ہانپتی ہوئی کمرے میں آئی اور جلدی سے بولی،

"امی...امی...آپ کو پتا ہے اس کی سانسیں بے ترتیب ہو رہی تھیں۔"

"اب کیا ہے، بولو بھی؟ یا صرف امی امی ہی کرتی رہو گی؟"

اشنور نے ایک نظر پورے کمرے پر ڈالی، پھر تالیہ کو اوپر سے نیچے تک ایسے دیکھا جیسے اس کا جائزہ لے رہی ہو، اور پھر صفینہ بیگم کی طرف مڑ کر بولی،

"امی...وہ آپ کو پتا ہے؟ ریّان بھائی آرہے ہیں ابھی، مجھے حمزہ کی کال آئی تھی۔"

ریّان کا نام سنتے ہی تالیہ کی دھڑکنیں جیسے ایک لمحے کو رک سی گئیں۔

''کیا ریّان آرہا ہے؟ کتنی دیر میں؟''

''بس دس منٹ میں۔''

ایک لمحے کو تالیہ کے چہرے پر خوشی آئی، مگر اگلے ہی لمحے اس کی نظر پورے بکھرے ہوئے کمرے پر پڑی تو اس کا اپنا ہی پارہ ہائی ہو گیا۔

''اب ایسے کیا تک رہی ہو تالیہ؟ جلدی اس کمرے کا صفایا کرو۔ سنا نہیں وہ دس منٹ میں آرہا ہے۔ کمرے کی اس بدحالی کو دیکھ کر صفینہ بیگم نے ماتھا تھام لیا۔

''ہماری ناک کٹوائے گی یہ لڑکی...!''

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تالیہ نے منہ بسورتے ہوئے فوراً جواب دیا،

''وہ سب تو ٹھیک ہے امی لیکن میری قمیض...!''

صفینہ بیگم نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا،

''اُفف...اشنور بیٹا ذرا دیکھو اس کی قمیض ڈھونڈ دو اس کو اور یہ پھیلاوا بھی سمیٹو۔''

ادھر دوسری طرف گھر کے باہر ایک گاڑی آکر رکی۔ دروازہ کھلا اور نیلی آنکھوں والا ایک حسین مرد باہر نکلا۔ آنکھوں پر چشمہ چڑھائے، ٹراوزر کی جیب میں ہاتھ ڈالے اور دوسرے ہاتھ میں ڈلفینیم کے پھولوں کا گلدستہ تھامے وہ آہستہ آہستہ سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

ادھر کمرے میں اشنور نے ہاتھ باندھے، ابرو چڑھائے تالیہ کو دیکھا اور طنزیہ انداز میں بولی،

"واہ! کیا بات ہے... آخر کیا ضرورت تھی تمہیں اتنا ہنگامہ مچانے کی؟"

تالیہ نے ناک چڑھاتے ہوئے کہا،

"ہمم... جان بوجھ کر تھوڑی مچایا ہے، میں تو ابھی قمیض ڈھونڈ رہی تھی۔"

اشنور نے ایک بار پھر پورے کمرے پر نظر دوڑائی اور پھر بستر کے پاس جا کر تالیہ کا بازو پکڑ کر اسے اٹھایا۔

"کیا کر رہی ہو وہ جھلائی؟"

پھر اس نے بستر پر رکھی اس سفید قمیض کی طرف اشارہ کیا جس پر گلابی آرگنزا کا دوپٹہ رکھا تھا۔

"ارے یہ مل گئی کیا...!"

تالیہ کی نظریں جیسے ہی اس قمیض پر پڑیں تو اس کا چہرہ چاند کی طرح دمکنے لگا۔

اسی وقت صفینہ بیگم نے جھنجھلا کر کہا،

"ہاں جی! اب تم دونوں کی ناٹنکی ہو گئی ہو تو جلدی یہ پھیلاوا سمیٹو۔"

"جی امی...!"

دونوں نے ایک ساتھ گھبرا کر جواب دیا۔

صفینہ بیگم کمرے سے باہر نکل گئیں۔ جیسے ہی وہ سیڑھیوں کے قریب پہنچیں تو سامنے ریّان کو اوپر آتے دیکھ کر رک گئیں۔

"السلام علیکم۔"

"وعلیکم السلام، بیٹا تم آ گئے؟" صفینہ بیگم نے خوشگواری سے کہا۔

"جی آنٹی... وہ..."

"جاؤ بیٹا، تالیہ اپنے کمرے میں ہی ہو گی۔"

"جی شکریہ آنٹی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ آگے بڑھ گیا جبکہ صفینہ بیگم اسے دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں سوچنے لگیں کہ پتہ نہیں لڑکی نے کمرہ صاف کیا بھی ہو گا یا نہیں...اللہ جانے وہ کیا سوچ گا۔

ادھر کمرے کے اندر تالیہ اور اشنور کی بحث ابھی تک جاری تھی۔

اشنور نے ذرا اٹیٹیوڈ سے کہا،

"تو تالیہ بی بی اگر آپ کی ناٹنکی ختم ہو گئی ہے تو ذرا جلدی کام پر لگیں۔"

تالیہ نے بھی بھنویں سکیڑتے ہوئے اسی انداز میں جواب دیا،

"اچھا... تم کیا کسی محل کی ملکہ ہو جو یہاں کھڑے ہو کر مجھے ہدایات دے رہی ہو؟ امی نے ہم دونوں سے صفائی کا کہا تھا۔" اشنور آگے بڑھی اور کہنے لگی——

"اچھا جی! تو کیا تم کسی سلطنت کی مہارانی ہو؟ پھیلا وا تم پھیلاؤ اور سمیٹوں میں؟ ہہ!"

پھر اس نے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا——

"اور یہ جو تم نے پورا کمرہ پھیلار کھا ہے، اسے کون سمیٹے گا؟"

ان دونوں بہنوں کی یہ بحث نہ جانے کب تک چلتی رہتی اگر تالیہ کی نظر اچانک دروازے کی طرف نہ اٹھتی۔ دونوں ہی ایک دم ساکت ہو گئیں۔ تالیہ کی نظریں اس سمت اٹھیں جہاں وہ ٹراوزر کی جیب میں ہاتھ ڈالے سنجیدہ چہرہ لیے، نظریں جوتوں پر ٹکائے اطمینان سے کھڑا تھا۔

پھر جیسے ہی اس نے محسوس کیا کہ لڑائی بند ہو چکی ہے اور اس کا حسین چہرہ دونوں بہنوں کی نگاہوں میں آچکا ہے تو اس نے سر اٹھایا۔ ہلکی سی مسکراہٹ لبوں پر آئی اور اس نے تالیہ کی طرف دیکھتے ہوئے دروازے پر ہلکی سی دستک دی——

"میں آجاؤں، مس افاق؟"

اس جملے پر اس کے ہونٹ ہلکے سے سِل گئے تھے۔ وہ دروازے پر کھڑا اجازت مانگ رہا تھا اور ادھر تالیہ شرم کے مارے زمین میں گڑی جا رہی تھی۔

اشنور نے اسے کہنی ماری اور ہنسی دبائے اشارے سے کہا——

"وہ تم سے کچھ پوچھ رہا ہے، بے وقوف!"

تالیہ نے گھبرا کر کہا——

"ج...جی... آجائیں۔"

اشنور وہاں سے معذرت کر کے جانے ہی والی تھی کہ تالیہ نے فوراً اس کا بازو پکڑ لیا——

"یہ... یہ کیا طریقہ ہے؟ تم تو بڑے مزے سے جانے لگی ہو۔ پہلے یہ کمرہ صاف کرواؤ، پھر جانے دوں گی۔"

اشنور اپنا بازو چھڑانے کی بے سود کوشش کر رہی تھی لیکن تالیہ کی گرفت مضبوط تھی۔

"چھوڑ دے چڑیل! یہ تیرا پھیلاوا ہے، تو ہی سمیٹے گی!"

مگر سامنے بھی تالیہ ہی کھڑی تھی۔

"ذلیل عورت! جب تک تم یہ کمرہ صاف نہیں کرا لیتیں، میں تمہیں یہاں سے ہلنے بھی نہیں دوں گی۔"

اشنور نے التجائی لہجے میں کہا——

"چھوڑ دو بہن، جیبجو دیکھ رہے ہیں۔ کچھ تو شرم کر لو، وہ تم سے ملنے آئے ہیں۔ کیا مجھے کباب میں ہڈی بنانا ہے؟"

اتنے میں ریّان آگے بڑھا اور تالیہ کے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے نرمی سے بولا——

"تالیہ... جانے دو بیچاری کو، کیا ہو گیا ہے؟"

"شکریہ جیجو!"

اشنور موقع دیکھتے ہی تیزی سے وہاں سے بھاگ گئی اور پیچھے تالیہ افسوس سے چیخ اٹھی—

"تجھے تو میں بعد میں بتاؤں گی۔"

ریّان نے اس کے غصے بھرے چہرے کو دیکھا تو ہلکا سا مسکرا دیا۔

—"افف ہو...اتنا غصہ؟ ہائے...!"

تالیہ نے فوراً منہ بسورتے ہوئے کہا—

—"آپ تو رہنے ہی دیں، آپ نے ہی بھگا دیا اسے!"

ریّان نے بھنویں ذرا سی اٹھائیں اور ہنسی دباتے ہوئے بولا—

—"اُفف... تم تو غصہ ہو بھی جاتی ہو۔ ویسے مجھے پتا نہیں تھا میری بیوی کو اتنا غصہ بھی آتا ہے۔"

تالیہ فوراً بول اٹھی—

—"کیا مطلب آپ کا؟ایک تو اس بد تمیز کمرے کی وجہ سے پورا روم ایسے کھود دیا جیسے کوئی مالی پودے لگانے کے لیے باغ کی مٹی کھود رہا ہو۔اوپر سے اشنور بھی چلی گئی...اور آپ کہہ رہے ہیں کہ میں غصہ بھی نہ کروں!"

کہتے کہتے اس کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی آ گئی۔

ریّان نے فوراً نرمی سے کہا—

—"ارے نہیں...اچھا کم از کم ایسے اداس تو نہ ہو۔ میں تو تمہیں لینے آیا تھا۔ عید کے لیے کپڑے لینے تھے نا تمہیں؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

—"ہاں...سچ!"

تالیہ ایک دم خوش ہو گئی۔ لیکن اگلے ہی لمحے اس کی نظر دوبارہ بکھرے ہوئے کمرے پر پڑی تو اس کے چہرے کی خوشی پھر ماند پڑ گئی۔

—"ہاں...آج تو آپ نے مجھے جوڑے دلوانے تھے۔ مگر ذرا کمرے کی حالت تو دیکھیں...اسے سمیٹنے میں تو دس جنم لگ جائیں گے!"

ریّان نے مسکراتے ہوئے کہا—

—"نہیں...ایسا نہیں کہتے۔ ہم مل کر کریں گے تو ہو جائے گا۔"

یہ سن کر تالیہ فوراً خوش ہو گئی۔ پھر اس نے غور سے ریّان کو دیکھا اور آنکھیں سکیڑ کر بولی—

—"وہ...آپ کیا چھپا کے کھڑے ہیں؟"

ریّان نے ذرا سا چونکتے ہوئے اپنے پیچھے دیکھا جہاں وہ گلدستہ چھپائے کھڑا تھا۔

—"اوہ...یہ؟ یہ تمہارے لیے ہے۔"

تالیہ نے حیرت سے کہا—

—"کیا...یہ...یہ گلاب میرے لیے ہیں؟"

ریّان نے مسکرا کر سفید خوبصورت گلابوں کا گلدستہ اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔ تالیہ نے فوراً گلدستہ اپنے قریب کیا اور گہری سانس لے کر اس کی خوشبو محسوس کی۔

—"واہ...کتنے تازہ ہیں!"

کچھ دیر دونوں اسی طرح باتوں میں مصروف رہے، پھر اچانک تالیہ نے جوش سے ہاتھ اٹھا کر اعلان کیا—

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

—"نو و...دی مشن اِز اسٹارٹ!"

ریّان اس کے انداز پر ہنسی روک نہ سکا اور دونوں کمرہ سمیٹنے میں لگ گئے۔

پندرہ منٹ گزر چکے تھے اور تالیہ ابھی تک ایک ہی شلوار تہہ کرنے میں مصروف تھی۔ آخر کار جھنجھلا کر اس نے کپڑا بستر پر پھینک دیا۔

ریّان نے نرمی سے کہا—

—"کوئی بات نہیں... تم الماری سیٹ کرلو، کپڑوں کو تہہ میں لگا دیتا ہوں۔"

تالیہ نے فوراً اس کی بات مان لی اور الماری کی طرف چلی گئی۔

چند لمحے ہی گزرے تھے کہ اچانک ایک زوردار چیخ سنائی دی—

—"آہ...ریّان!"

ریّان نے چونک کر سر اٹھایا اور فوراً اس کی طرف دیکھا۔

—"یا اللہ...!"

وہ جلدی سے تالیہ کی طرف لپکا جو الماری کے سامنے کھڑی کپڑوں کے ڈھیر میں الجھی ہوئی تھی۔

ریّان نے جلدی جلدی اس کے اوپر سے کپڑے ہٹانے شروع کیے۔آخری کپڑے کی ہُک اس کے بالوں میں بری طرح اٹک گئی تھی۔

—"آہ!ریّان میرے بال!"

تالیہ چیختے ہوئے ریّان کے بازو پر ہلکے ہلکے مکے مار رہی تھی۔

ریّان بے بسی سے بولا—

—"اُف...تالیہ میری جان،ذرا صبر کرو یار!مجھے کیوں مار رہی ہو؟"

آخر کار اس نے احتیاط سے ہُک اس کے بالوں سے الگ کر دی۔

تالیہ فوراً بول اٹھی—

—"کیا مطلب؟ایک تو میرے بال پھنس گئے تھے،اوپر سے آپ اتنا وقت لگا رہے تھے!"

ریّان نے ہنسی دباتے ہوئے کہا—

—"ہاں تو بی بی...آپ مار کیوں رہی تھیں؟اس میں میرا کیا قصور تھا؟"

تالیہ نے ناک چڑھاتے ہوئے جواب دیا—

—"ہاں جب آپ کے بالوں میں ایسے ہی پھنسے گا تب پوچھوں گی!"

ریّان ہلکا سا ہنسا—

—"اچھا اچھا...اتنی ہائپر کیوں ہو جاتی ہو؟آپ ایک دفعہ کیا دس دفعہ بھی مار لیں، میں کچھ نہیں کہوں گا۔"

تالیہ نے فخر سے الماری کی طرف اشارہ کیا—

—"ہمم... ویسے دیکھیں نا، اتنی محنت سے کیبورڈ...یعنی الماری سیٹ کی تھی۔ لیکن ان بد تمیز جوڑوں کو نہ جانے مجھ سے کیا تکلیف تھی!"

ریّان نے ایک نظر الماری پر ڈالی۔

الماری کے اندر سارے کپڑے ایک دوسرے میں گھسے ہوئے تھے۔دوپٹے نیچے لٹک رہے تھے اور سوٹوں کی حالت ایسی تھی جیسے ابھی کسی جنگ سے واپس آئے ہوں۔ایسی الماری دیکھ کر کوئی یقین ہی نہ کرتا کہ چند لمحے پہلے اسے سیٹ کیا گیا تھا۔

ریّان نے گہری سانس لی اور تالیہ کی طرف دیکھا جو معصوم سی شکل بنا کر کھڑی تھی۔

—"اچھا آپ ایک کام کریں... آپ جائیں تیار ہو جائیں، ادھر میں دیکھ لوں گا۔"

تالیہ نے فوراً فرمانبرداری سے سر ہلایا اور وہاں سے تیار ہونے چلی گئی۔

اور ادھر ریّان آہ بھرتے ہوئے تیزی سے ہاتھ چلانے لگا۔

وہ جتنا پر سکون، سنجیدہ، صفائی پسند اور وقت کا پابند تھا... اس کی بیوی اتنی ہی سست، بچکانہ حرکتیں کرنے والی، ضدی اور ڈرامہ کوئین مزاج کی لڑکی تھی۔

تقریباً آدھا گھنٹہ لگا کر جب تالیہ واپس آئی تو اسے ایک چمکتا دمکتا، نہایت صاف ستھرا کمرہ دیکھنے کو ملا۔

وہ حیران ہو کر آگے بڑھی اور بستر پر بیٹھے ریّان کو دیکھنے لگی جو دنیا جہان کی محبت آنکھوں میں لیے اسے دیکھ رہا تھا۔

تالیہ نے حیرت سے پوچھا—

—"یہ سارا کام اتنی جلدی ہو گیا؟"

ریّان نے مسکرا کر کہا—

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

—"جی... آپ خود چیک کر لیں۔"

تالیہ نے پورے کمرے کا بغور جائزہ لیا۔ پھر الماری کھولی تو دیکھا کہ سارے کپڑے نہایت صفائی اور نفاست کے ساتھ ترتیب سے رکھے ہوئے تھے۔

وہ حیرت سے بول اٹھی—

—"ہائے اللہ...!"

ایک لمحے کو تو اسے خود بھی یقین نہیں آیا۔ دل ہی دل میں سوچنے لگی—

—"اگر یہ کام میں کرتی تو حقیقت میں جنموں لگ جاتا۔

ریّان اچانک اس کے پیچھے آکر رکا اور ہلکے طنزیہ انداز میں بولا___"تو آپ کی جانچ پڑتال مکمل ہو گئی ہو تو چلیں، مسز تالیہ افاق؟"

اس کے یوں اچانک پیچھے آ جانے پر تالیہ کے دل میں ہلکی سی لرزش دوڑ گئی، مگر اس نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا___"جی مسٹر ریّان میر افاق... چلتے ہیں۔"

دونوں ایک ساتھ سیڑھیاں اترنے لگے۔

اسی دوران صفینہ بیگم باورچی خانے سے باہر آتی ہوئی نظر آئیں۔ریّان کو دیکھ کر وہ رک گئیں اور مسکرا کر بولیں___"بیٹا تم کب آئے ہو؟"

ریّان نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا___"ابھی کچھ دیر پہلے آیا تھا آنٹی۔"

پھر ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا___"آنٹی شکریہ، مگر ہم شاپنگ کے لیے نکل رہے ہیں۔ راستے میں کچھ کھالیں گے،ویسے بھی کافی دیر ہو گئی ہے۔"

صفینہ بیگم نے فوراً تالیہ کی طرف خفگی سے دیکھا اور دھیرے سے کہا___"یہ کیا طریقہ ہے تالیہ؟وہ بیچارا کب سے آیا ہوا ہے،اور تم سے ایک کپ چائے تک نہ پوچھی گئی!"

پھر قدرے سخت لہجے میں بولیں___"تمہیں بالکل تمیز نہیں ہے۔ایسی لاپرواہ بیوی ہوتی ہے کیا؟"

اتنے میں پیچھے سے آتی ہوئی اشنور نے فوراً کہا___"امی اسے جیجو سے کام کروانے سے فرصت ملے تب نا!"

صفینہ بیگم نے حیرت سے پوچھا___"کام؟"

اشنور نے ہونٹ سکیڑتے ہوئے تالیہ کی طرف اشارہ کیا___"کمرہ!"

ریّان جو چند قدم آگے بڑھ چکا تھا، یہ سنتے ہی واپس پلٹا اور مسکراتے ہوئے بولا___"آنٹی رہنے دیں۔"

پھر ہلکے انداز میں کہنے لگا___"رہی بات کچھ کھانے پینے کی تو تالیہ نے مجھ سے پوچھا تھا، مگر میں نے ہی منع کر دیا۔"

پھر شرارت سے کہا___"اور ویسے بھی میں چائے نہیں، کافی پیتا ہوں۔"

اشنور کی طرف دیکھ کر اس نے مزید کہا___"اور آج تو ہمارا گھومنے کا پلان بھی تھا، اس لیے سوچا باہر ہی پی لیں گے۔"

پھر تالیہ کی طرف دیکھ کر بولا___"اور رہی بات کام کی تو اس نے مجھ سے کوئی کام نہیں کروایا۔"

چند لمحے رک کر وہ نرمی سے کہنے لگا___"اور اگر کروایا بھی ہوتا تو کیا مسئلہ تھا؟ گھر کے کاموں میں ہاتھ بٹانے سے نہ کوئی چھوٹا ہوتا ہے اور نہ کسی کی عزت کم ہوتی ہے۔"

یہ کہتے ہوئے اس نے نرمی سے تالیہ کا ہاتھ تھاما اور کہا___"چلو تالیہ، دیر ہو رہی ہے۔"

پھر صفینہ بیگم کی طرف مڑ کر مؤدبانہ انداز میں بولا ___ "آنٹی اجازت دیں۔اور واپسی پر میں تالیہ کو اپنے گھر بھی لے جاؤں گا۔"

تالیہ خاموشی سے اس کے ساتھ باہر آگئی۔

چند لمحوں بعد وہ دونوں گاڑی میں بیٹھے ہوئے تھے۔تالیہ کے چہرے پر ہلکی سی شرمندگی اور آنکھوں میں نمی تھی۔

اس نے آہستہ سے سر اٹھایا اور ریّان کی طرف دیکھ کر کہا ___ "آپ نے جھوٹ کیوں بولا؟"

پھر دھیرے سے بولی ___ "میں تو واقعی آپ سے پوچھنا ہی بھول گئی تھی..."

ریّان نے فوراً اس کی بات کاٹ دی اور نرم مگر پُراعتماد لہجے میں کہا ___ "میں نے کوئی جھوٹ نہیں بولا، جو کہا وہ سچ ہی تھا۔"

پھر ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا ___ "اور یہ جو تم بے وجہ کا قصوروار بننے کا ڈرامہ کر رہی ہو نا، یہ مت کرو۔"

چند لمحے بعد اس نے قدرے سنجیدہ انداز میں کہا ___ "ویسے بھی مجھے یہ فضول کی رسمیں اور فارملیٹیز پسند نہیں۔"

اس کے تاثرات بظاہر سخت تھے، مگر لہجہ اب بھی نرمی لیے ہوئے تھا۔

شام کے دھندلکے میں شہر کا سب سے مصروف شاپنگ مال روشنیوں سے جگمگا رہا تھا۔ ہر طرف عید کی چہل پہل، رنگ برنگے ملبوسات، خوشبوؤں کی مہک اور لوگوں کی آوازوں کا شور تھا۔ مال کے دروازے کے اندر قدم رکھتے ہی ایک عجیب سی زندگی محسوس ہوتی تھی، جیسے ہر شخص اپنی اپنی خوشیوں کی تلاش میں یہاں آیا ہو۔

تالیہ نے جیسے ہی اندر قدم رکھا، اس کی آنکھوں میں چمک سی آ گئی۔

تالیہ نے حیرت اور مسرت سے کہا___"ہائے اللہ... ریّان! دیکھیں نا کتنا خوبصورت لگ رہا ہے سب کچھ!"

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

ریّان نے اسے دیکھ کر ہلکی سی مسکراہٹ دبائی۔

ریّان نے نرمی سے کہا___"مال تو پہلے بھی ایسا ہی تھا... اصل میں آج تم خوش ہو اس لیے سب اچھا لگ رہا ہے۔"

تالیہ نے فوراً بھنویں سکیڑ کر کہا___"اچھا جی؟ تو آپ کہنا چاہتے ہیں میں باقی دنوں میں خوش نہیں ہوتی؟"

ریّان نے ہنسی روکتے ہوئے کہا___"نہیں... میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ آج تمہاری آنکھوں میں کچھ زیادہ ہی چمک ہے۔"

تالیہ نے ناک چڑھا کر کہا___"ہمم... وہ اس لیے کہ آج مجھے عید کے جوڑے لینے ہیں۔"

یہ کہتے ہی وہ تقریباً دوڑتی ہوئی پہلے اسٹور کی طرف بڑھ گئی۔

ریّان نے آہستہ سے سر ہلاتے ہوئے کہا___"یا اللہ... اب شروع ہوا اصل امتحان۔"

پہلا اسٹور

کپڑوں کی دکان کے اندر داخل ہوتے ہی تالیہ نے ایک کے بعد ایک سوٹ اٹھانا شروع کر دیا۔

تالیہ نے ایک گلابی جوڑا اٹھا کر کہا___"یہ کیسا ہے؟"

ریّان نے سنجیدگی سے دیکھا اور کہا___"اچھا ہے۔"

تالیہ نے دوسرا اٹھایا۔

تالیہ نے پوچھا___"اور یہ؟"

ریّان نے وہی جواب دیا___"یہ بھی اچھا ہے۔"

تالیہ نے فوراً ہاتھ کمر پر رکھے اور کہا___"آپ ہر چیز کو اچھا کیوں کہہ رہے ہیں؟"

ریّان نے بے چارگی سے کہا___"کیونکہ سچ میں اچھے ہیں۔"

تالیہ نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا۔

تالیہ نے کہا___"نہیں...آپ تو بس جان چھڑانا چاہتے ہیں۔"

ریّان نے آہ بھری۔

ریّان نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا___"نہیں بی بی، میں صرف زندہ رہنا چاہتا ہوں۔"

تالیہ ایک لمحے کو اسے گھورتی رہی...پھر اچانک ہنس پڑی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دوسرا اسٹور___خالص افراتفری

تالیہ نے ایک ساتھ پانچ چھ جوڑے اٹھا لیے۔

سیلز گرل بے چارگی سے بولی___"میم اگر آپ چاہیں تو ٹرائل روم ادھر ہے۔"

تالیہ نے فوراً کہا___"ہاں ہاں بس دو منٹ!"

وہ جوڑوں کا انبار اٹھائے ٹرائل روم کی طرف چلی گئی۔

ریّان باہر صوفے پر بیٹھ گیا۔

چند لمحوں بعد پردہ ہٹا۔

تالیہ باہر آئی۔

سبز رنگ کا خوبصورت جوڑا پہنے وہ واقعی دلکش لگ رہی تھی۔

ریّان چند لمحے خاموش اسے دیکھتا رہا۔

اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی تحسین تھی... جیسے کوئی نایاب چیز دیکھ رہا ہو۔

تالیہ نے گھبرا کر پوچھا___"کیا ہوا؟ اتنے غور سے کیوں دیکھ رہے ہیں؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ریّان نے آہستہ سے کہا___"یہ لے لو۔"

تالیہ نے حیرت سے پوچھا___"بس؟"

ریّان نے مسکرا کر کہا___"ہاں... کیونکہ اس میں تم واقعی... اچھبا لگ رہی ہو۔"

تالیہ نے آنکھیں بڑی کر لیں۔

تالیہ نے کہا___"اچھبا؟ یہ کون سا لفظ ہے؟"

ریّان نے ہنستے ہوئے کہا___"مطلب حیران کن خوبصورت۔"

تالیہ شرما گئی۔

تالیہ نے ایک ساتھ پانچ چھ جوڑے ہینگر سے نکال لیے تھے۔ رنگ برنگے کپڑے اس کے بازوؤں میں ایسے جمع تھے جیسے کوئی چھوٹا سا طوفان اٹھنے والا ہو۔

چند لمحے وہ ایک جوڑا دیکھتی، پھر دوسرا... پھر تیسرا۔

اچانک اس کے ہاتھ سے ایک دوپٹہ پھسلا۔

پھر ایک ہینگر۔

پھر جیسے کسی نے ڈومینو چلا دیا ہو، تین چار سوٹ ایک ساتھ سرکتے ہوئے زمین پر آ گرے۔

چند لمحوں کے لیے دکان میں ہلکی سی خاموشی چھا گئی۔

قریب کھڑی سیلز گرل کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

ریّان نے ماتھا تھام لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

تالیہ نے نیچے بکھرے کپڑوں کو دیکھا، پھر معصوم سی شکل بنا کر ریّان کی طرف دیکھا۔

"میں نے کچھ نہیں کیا..." اس نے فوراً صفائی دی، "یہ خود ہی گر گئے۔"

ریّان کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

سیلز گرل نے آہستہ سے کھانسا، جیسے خود کو سنبھال رہی ہو۔

پھر وہ جھک کر کپڑے سمیٹنے لگی۔

تالیہ کو اچانک احساس ہوا کہ شاید یہ منظر کچھ زیادہ ہی شرمندہ کن ہو گیا ہے۔

وہ بھی فوراً جھک گئی۔

"میں مدد کر دیتی ہوں..." اس نے ہڑبڑا کر کہا۔

سیلز گرل نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا، "کوئی بات نہیں میم، ایسا اکثر ہو جاتا ہے۔"

مگر اس کی آنکھوں میں چھپی ہوئی مسکراہٹ صاف بتا رہی تھی کہ ایسا اکثر نہیں ہوتا۔

ریّان بھی آہستہ سے جھک کر ایک دو سوٹ اٹھانے لگا۔

تالیہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"آپ رہنے دیں..."اس نے دھیرے سے کہا۔

ریّان نے ہلکی سی نظر اس پر ڈالی۔

"گھر کے کاموں میں ہاتھ بٹانے سے کوئی چھوٹا نہیں ہوتا..."اس نے سکون سے جواب دیا۔

یہ سن کر تالیہ چند لمحے خاموش رہ گئی۔

پھر اس کے ہونٹوں پر دھیمی سی مسکراہٹ آگئی۔

چند لمحوں میں کپڑے دوبارہ ترتیب سے ہینگرز پر لٹک گئے۔

سیلز گرل نے ایک نظر تالیہ پر ڈالی، پھر شرارتی انداز میں بولی،

"میم اگر آپ چاہیں تو میں آپ کے لیے کچھ ڈریس سلیکٹ کر دوں...تاکہ باقی ریک محفوظ رہیں۔"

ریّان کے ہونٹوں سے ہنسی چھوٹ گئی۔

تالیہ نے فوراً اسے گھورا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہنس کیوں رہے ہیں؟"

وہ ابھی بھی مسکرا رہا تھا۔

"کچھ نہیں... بس سوچ رہا ہوں اگر یہ ایک دکان کا حال ہے تو پورا مال کیا بچے گا۔"

تالیہ نے فوراً ہاتھ باندھ کر کہا،

"اچھا جی؟ تو اب آپ مجھے تباہی کی ملکہ کہہ رہے ہیں؟"

ریّان نے سر ہلایا۔

"نہیں... صرف ہلکی سی افراتفری کی ملکہ۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

تالیہ نے ہونٹ سکیڑے... مگر اگلے ہی لمحے خود بھی ہنس پڑی۔

کافی دیر کی شاپنگ، ہنسی مذاق اور ہلکی سی افراتفری کے بعد دونوں آخر کار مال کے فوڈ کورٹ میں آ بیٹھے۔ شام اب رات میں ڈھل رہی تھی اور فوڈ کورٹ کی روشنیوں میں ایک عجیب سی رونق تھی۔ ہر میز پر لوگ بیٹھے تھے، کہیں بچے قہقہے لگا رہے تھے، کہیں کوئی فیملی عید کی شاپنگ کے تھیلے میز پر رکھے سکون سے کھانا کھا رہی تھی۔

ریّان نے ٹرے میز پر رکھی۔ برگر، فرائزاور دو کولڈ ڈرنکس۔

تالیہ نے جیسے ہی برگر دیکھا،اس کی آنکھوں میں ایک چمک سی آگئی۔

وہ فوراً کرسی پر سیدھی ہو کر بیٹھ گئی اور بے صبری سے برگر کا ریپر کھولنے لگی۔

ریّان اسے دیکھ کر مسکرادیا۔

کچھ لمحوں بعد تالیہ بڑے انہماک سے برگر کھانے میں مصروف تھی۔ کبھی ایک بڑا سا بائٹ لیتی، کبھی فرائز اٹھاتی، کبھی کولڈ ڈرنک کا گھونٹ لیتی۔

اس کے چہرے پر ایک عجیب سی معصوم سی خوشی تھی۔

Clubb of Quality Content!

اور ریّان...

وہ خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

نہ برگر کو ہاتھ لگایا، نہ فرائز کو۔

بس نظر اس کے چہرے پر ٹکی ہوئی تھی۔

تالیہ نے ایک اور بڑا سا بائٹ لیا... مگر اچانک رک گئی۔

اسے محسوس ہوا جیسے کوئی اسے مسلسل دیکھ رہا ہے۔

اس نے آہستہ سے نظر اٹھائی۔

ریّان واقعی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

وہ چند لمحے یوں ہی خاموش رہی، پھر بھنویں سکیڑ کر بولی،

"کیا ہوا؟ ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں؟"

ریّان جیسے خیالوں سے باہر آیا۔

ہلکی سی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر آئی۔

"تمہیں یاد ہے... ہماری پہلی ملاقات؟"

تالیہ نے چند لمحے سوچا۔

پھر اچانک اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔

"اوہ... فوڈ کورٹ!"

ریّان نے سر ہلایا۔

نولز کلب
Clubb of Quality Content

"بالکل یہی جگہ۔"

تالیہ نے ارد گرد نظر دوڑائی جیسے ماضی کا منظر ڈھونڈ رہی ہو۔

"یہی میز تو نہیں تھی؟"

ریّان ہنس پڑا۔

"نہیں... مگر قریب ہی تھی۔"

اس کی آنکھوں میں ایک نرم سی یاد کی چمک تھی۔

فلیش بیک ——پہلی ملاقات

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اسی مال کا فوڈ کورٹ۔

شور، قہقہے، برتنوں کی آوازیں، اور لوگوں کی باتوں کا ہلکا سا ہنگامہ۔

ان سب کے بیچ ایک میز پر ریّان میر افاق بیٹھا تھا۔

سامنے لیپ ٹاپ کھلا ہوا تھا۔ چہرہ سنجیدہ۔ ساتھ کافی کا کپ رکھا تھا۔

اس کا انداز بالکل کارپوریٹ سا تھا... جیسے اس کے ارد گرد ایک غیر مرئی سا بورڈ لگا ہو:

"ڈونٹ ڈسٹرب۔"

وہ کسی فائل پر نظریں جمائے تیزی سے ٹائپ کر رہا تھا۔

تبھی اچانک پیچھے سے ایک آواز آئی۔

"ایکسکیوز می؟"

ریّان نے ٹائپنگ روک کر سر اٹھایا۔

سامنے ایک لڑکی کھڑی تھی۔

دوپٹہ ایک طرف سے پھسلا ہوا، ہاتھ میں پانی پوری کی پلیٹ، اور چہرے پر ایسی بے فکری جیسے دنیا کا کوئی اصول اس پر لاگو نہ ہوتا ہو۔

"جی؟" ریّان نے مختصر سا جواب دیا۔

لڑکی نے سیدھا سوال کیا۔

"آپ سنگل ہیں؟"

ریّان نے پلکیں جھپکیں۔

"ایکسکیوز می؟"

وہ فوراً بولی، "میرا مطلب سیٹ سنگل ہے؟ میں بیٹھ سکتی ہوں؟"

ریّان نے میز کی طرف دیکھا۔

وہ واقعی اکیلا تھا۔

چند لمحے کی خاموشی کے بعد اس نے کہا،

"جی... بیٹھ جائیں۔"

وہ فوراً بیٹھ گئی۔

پھر بغیر اجازت اس نے ریّان کی کافی کا کپ ایک طرف سرکا دیا۔

"یہ زیادہ جگہ لے رہا تھا۔"

ریّان چند لمحے بس اسے دیکھتا رہ گیا۔

پھر لڑکی نے اپنی پلیٹ سے پانی پوری اٹھائی۔

ایک لمحہ آنکھیں بند کیں... اور پورے انہماک سے کھا گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چند سیکنڈ بعد اس نے سرور سے کہا،

"سبحان اللہ...!"

پھر فلسفیانہ انداز میں بولی،

"دنیا میں دو چیزیں پرفیکٹ ہوتی ہیں۔ پانی پوری...اور بارش۔"

ریّان نے ہلکے طنز سے کہا،

"میں تیسری نہیں ہوں؟"

لڑکی نے فوراً اس کی طرف دیکھا۔

تین سیکنڈ خاموشی رہی۔

پھر اس نے نہایت سنجیدگی سے جواب دیا،

"نہیں۔"

ریّان کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

"آپ مجھے جانتی بھی نہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ فوراً بولی،

"اسی لیے تو کہہ رہی ہوں۔"

چند لمحے دونوں خاموش رہے۔

پھر ریّان نے پوچھا،

"ویسے نام کیا ہے آپ کا؟"

"تالیہ۔"

"بس تالیہ؟"

وہ فوراً پلٹ کر بولی،

"بس ریّان؟"

ریّان چونک گیا۔

"آپ کو میرا نام کیسے پتا؟"

تالیہ نے سکون سے ایک اور پانی پوری کھاتے ہوئے جواب دیا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"والٹ میز پر کھلا ہوا ہے۔آئی ڈی کارڈ صاف نظر آرہا ہے۔"

ریّان نے فوراً والٹ بند کیا۔

تالیہ مسکرادی۔

"ریلیکس مسٹر میر افاق۔میں چور نہیں ہوں۔"

"پھر؟"

"میں صرف بھوکی ہوں۔"

اسی لمحے ریّان کو احساس ہوا...

یہ لڑکی عام نہیں ہے۔

اور شاید اسی لیے...

اس نے آہستہ سے لیپ ٹاپ بند کر دیا۔

دوبارہ حال

تالیہ ہنس پڑی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مجھے یاد ہے...آپ کا چہرہ کتنا عجیب ہو گیا تھا۔"

ریّان نے ہلکی مسکراہٹ سے کہا،

"اور مجھے یاد ہے...میں نے پہلی بار کسی اجنبی کو اپنا لیپ ٹاپ بند کر کے دیکھا تھا۔"

تالیہ نے شرارت سے کہا،

"تو میں اتنی خطرناک تھی؟"

ریّان نے سر ہلایا۔

"خطرناک نہیں...حیران کن۔"

چند لمحے خاموشی رہی۔

ریّان نے چند لمحے اسے خاموشی سے دیکھا۔ پھر آہستہ سے اپنی کرسی کے پاس رکھا شاپنگ بیگ

اٹھایا اور میز پر رکھ دیا۔

"یہ تمہارے لیے ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تالیہ نے حیرت سے بیگ کھولا۔ اندر آسمانی رنگ کا نہایت نفیس عید کا جوڑا رکھا تھا۔ اس کے باریک کام پر روشنی پڑتے ہی وہ اور بھی دلکش لگنے لگا۔

وہ حیرت سے اسے دیکھتی رہ گئی۔

"یہ... آپ نے کب لیا؟"

ریّان کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔

"جب تم دکان میں کپڑوں کے پہاڑ گرا رہی تھیں۔"

تالیہ نے فوراً بھنویں چڑھا کر کہا،

"میں نے کچھ نہیں کیا تھا! وہ خود گر گئے تھے!"

ریّان ہنس پڑا۔

"ہاں ہاں... مجھے یاد ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مال کے دروازے سے باہر نکلتے ہی ٹھنڈی ہوا کا ایک جھونکا ان کے چہروں سے ٹکرا گیا۔ شام اب رات میں ڈھل چکی تھی اور مال کی روشنیاں بارش کی نمی میں اور زیادہ چمک رہی تھیں۔

تالیہ دونوں ہاتھوں میں شاپنگ بیگز اٹھائے کھڑی تھی۔ بیگز اتنے تھے کہ وہ خود بھی مشکل سے نظر آ رہی تھی۔

ریّان نے اسے دیکھ کر بھنویں اٹھائیں۔

"یہ سب تم نے خریدا ہے؟"

اس نے فخر سے سر ہلایا۔

"ہمم۔"

ریّان نے آہستہ سے کہا،

"مجھے لگتا ہے عید کے بعد پورا مال بند ہو جائے گا۔"

تالیہ نے فوراً اسے گھورا۔

"جی نہیں، ابھی بہت کچھ باقی تھا مگر آپ نے جلدی کروا دی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ دونوں پارکنگ کی طرف چلنے لگے۔

اسی لمحے آسمان پر بادل گرجے۔

پھر ہلکی ہلکی بوندیں گرنے لگیں۔

تالیہ نے فوراً اوپر دیکھا۔

"اوہ... بارش!"

چند ہی لمحوں میں بوندیں تیز ہونے لگیں۔

وہ گھبرا کر بیگز سنبھالنے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایک بیگ اس کے ہاتھ سے پھسل کر زمین پر گر گیا۔

ریّان نے فوراً اسے اٹھایا۔

"تمہیں ایک ساتھ اتنا اٹھانے کی ضرورت کیا تھی؟"

وہ ناک چڑھا کر بولی،

"کیونکہ یہ سب میرا ہے۔"

بارش اب تیز ہو رہی تھی۔

تالیہ کے دوپٹے کے کنارے بارش سے بھیگنے لگے۔

ریّان نے کار کا دروازہ کھولا۔

"جلدی بیٹھو۔"

وہ دونوں جلدی سے گاڑی میں بیٹھ گئے۔

کار کے شیشوں پر بارش کی بوندیں مسلسل ٹکرا رہی تھیں۔

چند لمحے خاموشی رہی۔

تالیہ کھڑکی سے باہر بارش کو دیکھ رہی تھی۔

ریّان اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

پھر اس نے آہستہ سے کہا،

"تمہیں بارش پسند ہے؟"

وہ فوراً مسکرا دی۔

"بہت۔"

پھر ہلکے سے ہنسی۔

"یاد ہے؟ میں نے پہلی ملاقات میں بھی یہی کہا تھا۔"

ریّان نے سر ہلایا۔

"ہاں...پانی پوری اور بارش۔"

چند لمحے خاموشی رہی۔

پھر ریّان نے سنجیدگی سے کہا،

"پہلی ملاقات کے بعد مجھے لگا تھا تم میری زندگی کا سب سے بڑا مسئلہ بنو گی۔"

تالیہ نے فوراً اُس کی طرف دیکھا۔

"کیا؟!"

ریّان کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔

"لیکن بعد میں سمجھ آیا..."

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ چند لمحے رکا۔

"تم میری سب سے اچھی عادت بن گئی ہو۔"

تالیہ چند لمحے اسے دیکھتی رہی۔

پھر اس نے نظریں جھکا لیں۔

اس کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔

بارش کی آواز گاڑی کے اندر ایک عجیب سا سکون پیدا کر رہی تھی۔ شام ڈھل چکی تھی اور آسمان پر ہلکی سی نمی پھیلی ہوئی تھی۔ گھر کے لان میں لگے پیلے بلب کی روشنی نرم سا ماحول پیدا کر رہی تھی۔ اندر ڈرائنگ روم میں حمزہ صوفے پر آدھا لیٹا موبائل پر گیم کھیلنے میں مصروف تھا۔

کچن سے برتنوں کی ہلکی ہلکی آوازیں آ رہی تھیں۔ ریّان کی امی چائے بنا رہی تھیں۔

امی نے آواز دی_ "حمزہ!"

حمزہ نے موبائل سے نظریں ہٹائے بغیر جواب دیا_ "جی امی!"

امی نے قدرے اونچی آواز میں کہا_ "ادھر آؤ ذرا۔"

حمزہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا کچن تک پہنچا۔امی نے ایک ڈبہ اس کے ہاتھ میں دیا۔

امی نے کہا_"یہ صفینہ بیگم کے گھر دے آؤ۔"

حمزہ ایک لمحے کو رکا۔

اس کے چہرے پر عجیب سی چمک آئی۔

حمزہ نے پوچھا_"تالیہ بھابھی کے گھر؟"

امی نے اسے غور سے دیکھا_"ہاں،کیوں؟"

حمزہ فوراً سنجیدہ بن گیا_"نہیں...بس ایسے ہی پوچھ رہا تھا۔"

مگر اندر سے اس کا دل خوشی سے اچھل رہا تھا۔

اشنور وہاں ہو گی۔

وہ تقریباً دوڑتا ہوا گیٹ کی طرف گیا۔

راستہ

نازل کلب
Clubb of Quality Content

گھر سے باہر نکلتے ہی ٹھنڈی ہوا کا جھونکا اس کے چہرے سے ٹکرایا۔ گلی میں ہلکی ہلکی نمی تھی کیونکہ تھوڑی دیر پہلے بارش ہوئی تھی۔

حمزہ ہاتھ میں ڈبہ پکڑے تیز قدموں سے چل رہا تھا۔

راستے میں وہ خود سے بڑبڑایا_ "یار حمزہ... آج تو امی نے سیدھا جنت کا دروازہ کھول دیا۔"

پھر خود ہی مسکرا دیا۔

اشنور کو دیکھنے کا بہانہ مل گیا تھا۔

چند منٹ بعد وہ صفینہ بیگم کے گھر کے باہر پہنچ گیا۔

صفینہ بیگم کا گھر

گھر کے باہر چھوٹا سا باغیچہ تھا۔ درختوں کے نیچے گیلی مٹی کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔ ایک طرف گھاس کو پانی دینے کے لیے لمبا سا پائپ زمین پر پڑا تھا جس سے ابھی ابھی پانی بہنا بند ہوا تھا۔

حمزہ دروازے کی طرف بڑھا۔

اس کی ساری توجہ بس ایک ہی خیال پر تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اشنور۔

اسی بے دھیانی میں اس کا پاؤں پائپ میں الجھ گیا۔

اگلے ہی لمحے...

"اوہ!"

دھڑام!

وہ سیدھا زمین پر جا گرا۔

ڈبہ ایک طرف لڑھک گیا اور وہ خود آدھا گھاس پر، آدھا راستے پر پڑا تھا۔

چند لمحے وہ بالکل ساکت پڑا رہا۔

پھر آہستہ سے بولا_"واہ حمزہ... کیا شاندار انٹری ہے۔"

اسی وقت دروازہ کھلا۔

اشنور باہر آئی۔

اس نے جیسے ہی منظر دیکھا، اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

حمزہ زمین پر بیٹھا تھا، بال بکھرے ہوئے، کپڑوں پر مٹی لگی ہوئی۔

اشنور کے منہ سے بے اختیار قہقہہ نکل گیا۔

اشنور نے ہنستے ہوئے کہا_ "یا اللہ حمزہ! آپ زمین کو سلام کر رہے تھے کیا؟"

حمزہ فوراً سنجیدہ بننے کی کوشش کرتے ہوئے اٹھا۔اس نے کپڑے جھاڑے اور بڑی سنجیدگی سے بولا_ "نہیں...میں چیک کر رہا تھا زمین ٹھیک ہے یا نہیں۔"

اشنور دوبارہ ہنس پڑی_ "جی بالکل،اور نتیجہ کیا نکلا؟"

حمزہ نے گردن اکڑا کر کہا_ "زمین بالکل ٹھیک ہے...بس میرا وقار تھوڑا زخمی ہو گیا ہے۔"

اشنور نے ہنسی روکنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا_ "آئیں اندر... ورنہ آپ یہاں اور بھی تجربے کرتے رہیں گے۔"

حمزہ نے فوراً سنجیدہ انداز میں کہا_ "میں تو ویسے بھی اندر آنے ہی والا تھا۔"

پھر جیسے ہی اس کی نظر اشنور کے چہرے پر ٹھہری،اس کے ہونٹوں پر خود بخود مسکراہٹ آ گئی۔

حمزہ نے دل میں سوچا...

گرنا اتنا بھی برا نہیں تھا۔اشنور ہنستے ہوئے دروازہ ایک طرف کر کے کھڑی ہو گئی۔ حمزہ نے جلدی سے زمین سے ڈبہ اٹھایا اور ایسے سنبھل کر کھڑا ہوا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

اشنور نے ابھی بھی ہنسی روکتے ہوئے کہا_"آئیں جناب، دروازہ تو آپ کے گرنے سے پہلے بھی کھلا تھا۔"

حمزہ نے گردن سیدھی کرتے ہوئے کہا_"میں گرا نہیں تھا...میں بس بیلنس چیک کر رہا تھا۔"

اشنور نے بھنویں اٹھائیں_"بیلنس؟زمین کے ساتھ؟"

حمزہ نے سنجیدگی سے سر ہلایا_"ہاں، دیکھنا پڑتا ہے...کہیں زمین ٹیڑھی تو نہیں۔"

اشنور پھر ہنس پڑی۔وہ اسے اندر لے آئی۔

ڈرائنگ روم میں ہلکی سی روشنی تھی اور صوفے کے پاس ٹیبل پر چائے کے کپ رکھے ہوئے تھے۔گھر کے اندر سکون سا ماحول تھا۔

اشنور نے ڈبے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا_"یہ کیا ہے؟"

حمزہ نے فوراً سنجیدہ انداز بنایا_"یہ ایک خفیہ مشن ہے۔"

اشنور نے حیرت سے کہا_"خفیہ مشن؟"

حمزہ نے آہستہ سے کہا_"امی نے بھیجا ہے صفینہ بیگم کے لیے۔"

اشنور نے ہاتھ باندھ کر کہا_"اوہ تو آپ ڈیلیوری بوائے بن کر آئے ہیں؟"

حمزہ نے فوراً اعتراض کیا_"ڈیلیوری بوائے نہیں... خصوصی نمائندہ۔"

اشنور نے ہنسی چھپاتے ہوئے کہا_"فرق کیا ہے؟"

حمزہ نے بڑی سنجیدگی سے جواب دیا_"ڈیلیوری بوائے بس چیز دیتا ہے... خصوصی نمائندہ مسکراہٹ بھی دیتا ہے۔"

اشنور نے سر جھٹکا_"جی ہاں، وہ تو میں نے گیٹ پر دیکھ لیا تھا۔"

حمزہ نے ایک لمحہ اسے دیکھا... پھر ہلکی سی مسکراہٹ آ گئی۔

اسی وقت کچن کی طرف سے صفینہ بیگم باہر آئیں۔

انہوں نے حمزہ کو دیکھا تو حیران ہو گئیں۔

صفینہ بیگم نے کہا_"ارے حمزہ بیٹا! تم کب آئے؟"

حمزہ فوراً سیدھا کھڑا ہو گیا_"ابھی آیا ہوں آنٹی۔"

پھر ڈبہ آگے کرتے ہوئے بولا_"امی نے یہ بھیجا ہے۔"

صفینہ بیگم نے مسکرا کر ڈبہ لے لیا_"اللہ انہیں سلامت رکھے۔"

پھر انہوں نے حمزہ کے کپڑوں پر لگی مٹی دیکھی۔

صفینہ بیگم نے حیرت سے پوچھا_"یہ کپڑوں پر مٹی کیسی؟"

اشنور فوراً بولی_"امی یہ تو گیٹ پر——"

حمزہ نے جلدی سے بات کاٹ دی_"کچھ نہیں آنٹی، بس راستے میں تھوڑا سا... فسل گیا تھا۔"

اشنور نے مسکراتے ہوئے کہا_"تھوڑا سا؟"

حمزہ نے اسے گھورا۔

صفینہ بیگم نے ہلکی سی ہنسی کے ساتھ کہا_"کوئی بات نہیں بیٹا، ایسا ہو جاتا ہے۔ بیٹھو چائے پیتے ہیں۔"

حمزہ فوراً صوفے پر بیٹھ گیا۔

اشنور بھی سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چند لمحے خاموشی رہی۔

پھر حمزہ نے آہستہ سے کہا_ "ویسے...آپ ہنس بہت رہی تھیں۔"

اشنور نے فوراً جواب دیا_ "کیونکہ منظر ہی ایسا تھا۔"

حمزہ نے سنجیدگی سے کہا_ "میں تو سوچ رہا تھا آپ فکر کریں گی۔"

اشنور نے کندھے اچکائے_ "میں نے کی تھی۔"

حمزہ کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"واقعی؟"

اشنور نے مسکرا کر کہا_ "مجھے فکر تھی کہیں زمین کو زیادہ نقصان نہ ہو گیا ہو۔"

حمزہ نے سر پکڑ لیا_ "یا اللہ..."

اشنور ہنسنے لگی۔

حمزہ نے دل ہی دل میں سوچا...

یہ لڑکی خطرناک ہے۔

مگر پھر بھی اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی۔

رات آہستہ آہستہ گہری ہو رہی تھی۔ گھر کے لان میں لگے سفید بلبوں کی روشنی نرم سی چمک پیدا کر رہی تھی۔ ہلکی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی اور دور آسمان پر چاند بادلوں کے بیچ جھانک رہا تھا۔

تالیہ شاپنگ کی تھکن کے بعد اپنے کمرے میں جا کر آرام کرنے چلی گئی تھی۔

ریّان کپڑے بدل کر باہر نکلا تو سیدھا گھر کے صحن کی طرف آگیا۔ یہ وہی کھلا سا صحن تھا جہاں سفید پتھروں کی فرش تھی اور ایک طرف لکڑی کا خوبصورت سا جھولا لگا ہوا تھا۔

اسی جھولے پر حمزہ الٹا لیٹا ہوا تھا۔

چہرہ آسمان کی طرف، نظریں چاند پر...اور انداز ایسا جیسے کوئی بہت گہری سوچ میں ہو۔

ریّان چند لمحے اسے دیکھتا رہا۔

پھر آہستہ آہستہ اس کے قریب آکر کھڑا ہو گیا۔

ریّان نے ہلکے طنزیہ لہجے میں کہا_ "کیا بات ہے...آج بڑے رومانوی انداز میں چاند کو گھور رہے ہو۔"

حمزہ چونک کر اٹھ بیٹھا۔

"اوہ بھائی...آپ ہیں۔"

پھر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

ریّان نے بازو باندھ کر اسے دیکھا۔

"میں سوچ رہا تھا کہیں تم شاعری شروع تو نہیں کرنے والے۔"

حمزہ نے ہنستے ہوئے کہا_"بھائی شاعری نہیں...بس موسم اچھا ہے۔"

ریّان نے بھنویں اٹھائیں_"موسم اچھا ہے یا کوئی یاد آ رہا ہے؟"

حمزہ نے فوراً نظریں چرا لیں۔

"ک...کیا مطلب؟"

ریّان نے جھولے کے ساتھ ٹیک لگا لی۔

"مطلب یہ کہ آج تم غیر معمولی حد تک خاموش ہو۔عام طور پر تو تم اتنے خاموش صرف دو حالتوں میں ہوتے ہو۔"

حمزہ نے شک سے پوچھا_"کون سی دو؟"

ریّان نے انگلیاں گنتے ہوئے کہا_"یا تو تم سو رہے ہوتے ہو...یا پھر تمہیں کسی سے محبت ہو جاتی ہے۔"

حمزہ نے فوراً کہا_"بھائی ایسی کوئی بات نہیں ہے۔"

ریّان کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آ گئی۔

"اچھا؟"

چند لمحے خاموشی رہی۔

پھر ریّان نے آہستہ سے کہا_"ویسے ایک سوال پوچھوں؟"

حمزہ نے مشکوک نظروں سے دیکھا_"پوچھیں۔"

ریّان نے سیدھا اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا_"تمہیں کوئی پسند ہے کیا؟"

حمزہ جیسے ایک لمحے کو ساکت ہو گیا۔

"ن...نہیں تو!"

مگر اس کے رخساروں پر ہلکی سی سرخی آگئی تھی۔

ریّان نے فوراً نوٹ کر لیا۔

وہ مسکرادیا۔

ریّان نے آہستہ سے کہا_ "کہو تو اس عید پر چاند کے ساتھ ساتھ تمہارا چاند بھی دلوادوں۔"

حمزہ نے حیرت سے کہا_ "کیا؟!"

ریّان نے سنجیدگی سے کہا_ "یعنی امی سے کہہ کر رشتہ بھجوادوں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

حمزہ کے کان تک سرخ ہو گئے۔

وہ ہکلا گیا۔

"ن... نہیں بھائی... ایسی کوئی بات نہیں... ک... کوئی نہیں ہے۔"

ریّان نے بازو باندھ کر اسے دیکھا۔

"واقعی؟"

حمزہ نے فوراً سر ہلایا_ "جی بالکل۔"

ریّان نے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا_ "عجیب بات ہے۔"

حمزہ نے پوچھا_ "کیا؟"

ریّان نے ہلکے طنز سے کہا_ "کیونکہ جب بھی تم صفینہ بیگم کے گھر سے واپس آتے ہو تو تمہارا چہرہ بالکل اسی طرح سرخ ہوتا ہے۔"

حمزہ نے فوراً نظریں چرالیں۔

"وہ... گرنے کی وجہ سے ہو گا۔"

ریّان ہنس پڑا۔

"ہاں... پائپ میں پاؤں پھنسنے کی وجہ سے۔"

حمزہ نے حیرت سے کہا_ "آپ کو کیسے پتا؟"

ریّان نے کندھے اچکائے۔

"اشنور نے ابھی تالیہ کو فون پر پورا واقعہ سنا دیا تھا۔"

حمزہ نے دونوں ہاتھوں سے چہرہ ڈھانپ لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یااللہ... میری عزت!"

ریّان کی ہنسی نکل گئی۔

چند لمحوں بعد حمزہ نے آہستہ سے پوچھا_ "بھائی... ایک بات پوچھوں؟"

ریّان نے کہا_ "پوچھو۔"

حمزہ نے شرارتی انداز میں کہا_ "جب آپ کی پہلی بار تالیہ بھابھی سے ملاقات ہوئی تھی... تب بھی آپ ایسے ہی گھبرا گئے تھے کیا؟"

ریّان ایک لمحے کو خاموش رہ گیا۔

پھر اس کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آگئی۔

"گھبرایا نہیں تھا... حیران ضرور ہوا تھا۔"

حمزہ نے فوراً کہا_ "کیونکہ وہ پانی پوری کھاتے ہوئے آپ کی کافی سائیڈ پر کر رہی تھیں؟"

ریّان نے اسے گھورا۔

حمزہ ہنس پڑا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بھائی...سچ بتائیں، پہلی ملاقات میں ہی پسند آگئی تھیں نا؟"

ریّان نے آہستہ سے آسمان کی طرف دیکھا جہاں چاند بادلوں کے بیچ چمک رہا تھا۔

پھر دھیرے سے کہا_ "شاید۔"

حمزہ نے فوراً شرارتی انداز میں کہا_ "اوہو...بھائی بھی رومانٹک نکلے۔"

ریّان نے ہلکا سا مسکرا کر اسے دھکا دیا۔

"چپ کرو اور سو جاؤ۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

حمزہ دوبارہ جھولے پر لیٹ گیا۔

مگر اب اس کی نظریں چاند پر نہیں تھیں...

اس کے ذہن میں کسی اور کا چہرہ تھا۔

صبح کی نرم دھوپ پردوں سے چھن کر کمرے میں پھیل رہی تھی۔

ہلکی سی ہوا کھڑکی کے پردوں کو آہستہ آہستہ ہلا رہی تھی۔

تالیہ ابھی تک بستر میں لپٹی ہوئی تھی۔

اچانک دروازہ کھلا۔

ریّان اندر آیا۔ سفید شرٹ اور گہری نیلی پینٹ پہنے، بال ہلکے سے سیٹ کیے، بالکل آفس جانے والا سنجیدہ سا انداز۔

اس نے چند لمحے تالیہ کو دیکھا جو کمبل میں منہ چھپائے سو رہی تھی۔

ریّان نے گھڑی دیکھی اور آہستہ سے کہا_"مسز تالیہ افاّق... صبح کے دس بج چکے ہیں۔"

کمبل کے اندر سے دھیمی سی آواز آئی_"آج سورج بھی لیٹ نکلا ہو گا۔"

ریّان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

وہ بستر کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا۔

"آفس جانے سے پہلے سوچا بیوی سلامت کو بھی یاد دلا دوں کہ دنیا جاگ چکی ہے۔"

تالیہ نے آہستہ سے کمبل ہٹایا۔

بال بکھرے ہوئے تھے اور آنکھیں نیند سے بوجھل۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ سیدھی ہو کر بیٹھی اور خفا سی آواز میں بولی_"آپ بھی نا... بندہ سکون سے سو بھی نہیں سکتا۔"

ریّان نے بھنویں اٹھائیں۔

"کل رات کون کہہ رہا تھا کہ صبح جلدی اٹھ کر ناشتا بناؤں گی؟"

تالیہ نے فوراً نظریں چرا لیں۔

"وہ...وہ کل والی تالیہ تھی۔آج والی تالیہ کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔"

ریّان ہنس دیا۔

پھر اچانک اس نے تالیہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر اس کے بال مزید بکھیر دیے۔

تالیہ فوراً بولی_"ارے! یہ کیا کر رہے ہیں آپ!"

ریّان نے سنجیدگی سے کہا_"بالوں کو آزادی دے رہا ہوں۔"

تالیہ نے تکیہ اٹھا کر اس پر مارا۔

"آپ بہت تنگ کرتے ہیں۔"

ریّان نے تکیہ پکڑ لیا اور ہلکے سے مسکراتے ہوئے کہا_ "اور تم بہت ڈرامہ کرتی ہو۔"

تالیہ نے ہونٹ سکیڑے_ "میں ڈرامہ نہیں کرتی... میں expressive ہوں۔"

ریّان کچھ کہنے ہی والا تھا کہ اچانک اس کی نظر تالیہ کے ہاتھ پر پڑی۔

وہاں چاکلیٹ کا ریپر تھا۔

ریّان نے آنکھیں سکیڑ کر پوچھا_ "یہ کیا ہے؟"

تالیہ چونکی۔

"کیا؟"

ریّان نے ریپر کی طرف اشارہ کیا۔

تالیہ فوراً بولی_ "ثبوت نہیں ہے۔"

ریّان نے ہنستے ہوئے کہا_ "یعنی تم نے صبح اٹھتے ہی چاکلیٹ کھائی ہے؟"

تالیہ نے معصوم بن کر کہا_ "انرجی چاہیے ہوتی ہے۔"

ریّان نے سر ہلاتے ہوئے کہا_ "تم واقعی خطرناک ہو۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تالیہ نے زبان نکال دی۔

ریّان نے گھڑی دیکھی۔

"چلو اب میں چلتا ہوں۔"

تالیہ نے فوراً کہا_ "ناشتہ؟"

ریّان نے معنی خیز انداز میں اسے دیکھا۔

تالیہ نے فوراً ہاتھ اٹھا دیے۔

"او کے او کے... میں سمجھ گئی۔"

ریّان دروازے تک گیا پھر اچانک واپس مڑا۔

تالیہ حیران ہو کر دیکھنے لگی۔

ریّان جھکا اور اس کے ماتھے پر ہلکی سی چپ چاپ بوسہ دے دیا۔

تالیہ کی آنکھیں پھیل گئیں۔

ریّان نے مسکرا کر کہا_ "یہ صبح کا ٹیکس تھا۔"

اور باہر نکل گیا۔

تالیہ چند لمحے حیران بیٹھی رہی۔

پھر آہستہ سے بڑبڑائی_ "یہ آدمی بھی نا..."

ادھر دوسری طرف...

نگار بیگم کچن میں کھڑی تھیں جب حمزہ ہال سے گزرا۔

نگار بیگم نے آواز دی_ "حمزہ!"

وہ فوراً پلٹا۔

"جی امی؟"

نگار بیگم نے کہا_ "صفینہ بیگم کے گھر سے ذرا گلاب جامن لے آؤ۔"

حمزہ کے قدم وہیں رک گئے۔

"جی؟"

نگار بیگم نے سیدھے انداز میں کہا_ "وہ کل بنا رہی تھیں۔ کہا تھا تم لے آنا۔"

Clubb of Quality Content!

حمزہ نے فوراً سنبھل کر کہا_"جی امی...ابھی لے آتا ہوں۔"

لیکن اندر سے اس کا دل خوشی سے اچھل رہا تھا۔

"یعنی...آج پھر ملاقات ہو گی۔"

کچھ دیر بعد...

حمزہ صفینہ بیگم کے گھر کے دروازے پر کھڑا تھا۔

اس نے ہلکی سی دستک دی۔

دروازہ کھلا۔

سامنے اشنور تھی۔

حمزہ کے چہرے پر فوراً مسکراہٹ آگئی۔

اشنور نے بھنویں اٹھائیں_"جی؟"

حمزہ نے تھوڑا سا ناراض بن کر کہا_"میں آپ سے ناراض ہوں۔"

اشنور حیران ہوئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کیوں؟"

پھر فوراً ہنسی۔

"آپ کیا میری روٹھی ہوئی محبوبہ لگتے ہیں؟"

حمزہ نے دل پر ہاتھ رکھا۔

"دیکھیں... یہ زیادتی ہے۔"

اشنور ہنستے ہوئے بولی_ "کون سی زیادتی؟"

حمزہ نے شکایتی انداز میں کہا_ "ایک تو آپ نے میرے گرنے والے واقعے کا ڈنکا پورے محلے میں پیٹ دیا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اشنور نے فوراً کہا_ "اچھا جی؟ پورے محلے میں کہاں بتایا۔ بس اپنی بہن کو بتایا تھا۔"

حمزہ نے ہاتھ اٹھایا۔

"جی ہاں... اور بھابھی نے بھائی کو بتا دیا۔"

اشنور ہنسی روک نہ سکی۔

حمزہ نے مایوسی سے کہا_"اب پتا نہیں کب تک میرا مذاق اڑایا جائے گا۔"

اشنور نے چھیڑتے ہوئے کہا_"اچھا تو آپ گرنا چھوڑ دیں۔"

حمزہ نے فوراً کہا_"آپ ہنسنا چھوڑ دیں۔"

دونوں ایک لمحے کو خاموش ہوئے۔

پھر اچانک دونوں ہنس پڑے۔

ادھر آفس میں...

ریّان اپنی کرسی پر بیٹھا تھا۔

سامنے لیپ ٹاپ کھلا تھا مگر اس کی نظریں اس پر نہیں تھیں۔

اس کے ذہن میں ایک پرانا منظر ابھر رہا تھا۔

وہ دن...

جب وہ تالیہ کو پہلی بار رشتہ دیکھنے گیا تھا۔

ڈرائنگ روم سجا ہوا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ٹیبل پر مٹھائی اور چائے کی ٹرے رکھی تھی۔

ریّان میر افاّق صوفے پر سیدھا بیٹھا تھا۔

سفید کرتا، سنجیدہ چہرہ، بالکل پر سکون۔

اس کی امی اس کے ساتھ بیٹھی ہلکی سی مسکرا رہی تھیں۔

ادھر کچن میں...

تالیہ پریشان کھڑی تھی۔

"امی مجھے رشتہ نہیں دیکھنا...مجھے بھوک لگ رہی ہے!"

صفینہ بیگم نے گھورا۔

"ابھی بھوک کا وقت نہیں ہے۔ جا کر ٹھیک سے بیٹھنا۔"

تالیہ نے چپکے سے پلیٹ سے ایک سموسہ اٹھایا۔

اور جلدی سے دوپٹے کے اندر چھپا لیا۔

پانچ منٹ بعد...

Clubb of Quality Content

تالیہ ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی۔

ریّان نے پہلی بار اسے دیکھا۔

سادہ سا سوٹ۔

چہرے پر زیادہ میک اپ نہیں۔

مگر آنکھوں میں عجیب سی شرارتی چمک تھی۔

دونوں کی نظریں ملیں۔

دو سیکنڈ۔

تین سیکنڈ۔

تالیہ نے آہستہ سے نظر جھکا لی۔

ریّان نے دل میں سوچا۔

"ٹھیک لگ رہی ہے۔"

اچانک...

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"آہ!"

تالیہ کے منہ سے ہلکی سی آواز نکلی۔

ریّان چونکا۔

تبھی...

اس کے دوپٹے کے نیچے سے کچھ نیچے گرا۔

سموسہ۔

سیدھا فرش پر۔

کمرے میں خاموشی چھا گئی۔

ریّان نے نیچے دیکھا۔

پھر اس کی طرف۔

تالیہ نے آہستہ سے کہا_"آج گریوٹی کافی مضبوط لگ رہی ہے۔"

ریّان نے بڑی مشکل سے ہنسی روکی۔

اس کی امی نے آنکھوں سے اشارہ کیا_یااللہ یہ لڑکی کیا کر رہی ہے۔

ریّان جھکا۔

سموسہ اٹھایا۔

پلیٹ میں رکھ دیا۔

پھر آہستہ سے بولا_"پسند کا لگتا ہے۔"

تالیہ نے فوراً جواب دیا_"جی۔رشتوں سے زیادہ consistent ہوتے ہیں سموسے۔"

ریّان کی بھنویں ہلکی سی اٹھ گئیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

".Interesting"

چند لمحے بعد اس نے پوچھا_"آپ کو کھانا پکانا آتا ہے؟"

تالیہ نے فوراً کہا_"جی۔میگی۔"

کمرہ پھر خاموش ہو گیا۔

ریّان تھوڑا سا آگے جھکا اور مسکرا کر بولا_ "چیلنج قبول ہے۔ شادی کے بعد پانی پوری بھی سیکھنی پڑے گی۔"

تالیہ نے سیدھا اس کی طرف دیکھا۔

"میں کھانے والی ہوں... بنانے والی نہیں۔"

اسی لمحے ریّان کے دل میں ہلکی سی ہنسی ابھری۔

اور دماغ نے کہا۔

"زندگی بور نہیں ہونے والی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

شام ڈھلتے ڈھلتے گھر میں خاموشی پھیلنے لگی تھی۔

حمزہ ہاتھ میں گلاب جامن کا ڈبہ لئے گھر واپس آیا تو ہال میں نگار بیگم بیٹھی تھیں۔

نگار بیگم نے فوراً پوچھا_ "لے آئے؟"

حمزہ نے فاتحانہ انداز میں ڈبہ آگے کیا_ "جی امی... کامیاب مشن۔"

نگار بیگم نے ڈبہ لے لیا۔

مگر حمزہ ابھی تک وہیں کھڑا تھا، جیسے کسی خیال میں کھویا ہوا ہو۔

نگار بیگم نے مشکوک نظروں سے دیکھا_ "کیا ہوا؟ اور کچھ بھی ملا تھا وہاں؟"

حمزہ فوراً چونکا_ "ج...جی؟ نہیں تو!"

پھر جلدی سے بولا_ "میں اپنے کمرے میں جا رہا ہوں۔"

وہ تیزی سے وہاں سے نکل گیا۔

پیچھے نگار بیگم نے سر ہلا دیا_ "یہ لڑکا بھی نہ..."

ادھر صفینہ بیگم کے گھر...

حمزہ کے جانے کے بعد بھی اشنور کے ہونٹوں پر ہنسی باقی تھی۔

وہ خود سے بڑبڑائی_ "پائپ میں پھنسنے والا ہیرو..."

پھر ہنستی ہوئی اندر چلی گئی۔

رات...

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ریّان آفس سے واپس آیا تو کافی تھکا ہوا تھا۔

کھانا کھا کر جب وہ اپنے کمرے میں آیا تو دیکھا تالیہ بستر پر بیٹھی موبائل دیکھ رہی تھی۔

ریّان نے کوٹ اتار کر کرسی پر رکھا اور بولا_ "آج بڑا سکون ہے... کوئی ڈرامہ نہیں؟"

تالیہ نے فوراً موبائل بند کیا۔

"میں ڈرامہ نہیں کرتی۔"

ریّان ہلکا سا مسکرا دیا۔

وہ بستر کے دوسرے طرف آکر بیٹھ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کچھ لمحے خاموشی رہی۔

پھر تالیہ نے اچانک کہا_ "ایک بات پوچھوں؟"

ریّان نے تکیے سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا_ "پوچھو۔"

تالیہ نے سنجیدہ انداز میں کہا_ "آپ مجھے تالیہ کیوں کہتے ہیں؟"

ریّان نے حیرت سے دیکھا۔

"کیونکہ تمہارا نام تالیہ ہے۔"

تالیہ نے فوراً کہا_"لیکن نک نیم ہونا چاہیے۔"

ریّان نے آنکھیں سکیڑ لیں_"کیسا نک نیم؟"

تالیہ نے سوچتے ہوئے کہا_"مثلاً...پری۔"

ریّان نے فوراً رد کیا_"نہیں۔"

"چاندنی؟"

"نہیں۔"

"ملکہ؟"

ریّان ہنس پڑا_"یہ تو بالکل نہیں۔"

تالیہ نے خفا ہو کر کہا_"آپ بڑے کنجوس ہیں۔"

ریّان نے ہلکے طنز سے کہا_"اور تم بڑی فلمی ہو۔"

تالیہ نے ہاتھ باندھ لئے_"ٹھیک ہے پھر میں بھی آپ کو ریّان نہیں کہوں گی۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ریّان نے بھنویں اٹھائیں_"پھر؟"

تالیہ نے فاتحانہ انداز میں کہا_"ریّو۔"

ریّان فوراً سیدھا بیٹھ گیا_"ہرگز نہیں۔"

تالیہ ہنس پڑی۔

"ریّو!"

"تالیہ!"

"ریّو!"

"تالیہ!"

چند لمحے دونوں بچوں کی طرح لڑتے رہے۔

آخر ریّان نے ہار مانتے ہوئے کہا_"اچھا بس کرو۔"

تالیہ نے مسکرا کر کہا_"تو پھر میرا نک نیم رکھیں۔"

ریّان نے چند لمحے اسے دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

پھر آہستہ سے بولا_"ڈرامہ کوئین۔"

تالیہ نے تکیہ اس پر مار دیا۔

"یہ نک نیم نہیں ہے!"

ریّان ہنستا رہا۔

کچھ دیر بعد دونوں لیٹ گئے۔

کمرے میں خاموشی پھیل گئ۔

گھر میں گہری خاموشی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہر طرف نیند کا سکون پھیلا ہوا تھا۔

رات کے چار بج رہے تھے۔

اچانک...

ریّان کو محسوس ہوا کوئی اسے زور زور سے ہلا رہا ہے۔

"ریّان...ریّان اٹھیں!"

ریّان گھبرا کر اٹھ بیٹھا۔

بال بکھرے ہوئے، آنکھیں آدھی بند۔

"کیا ہوا تالیہ؟ سب ٹھیک ہے؟"

تالیہ بستر پر بیٹھی تھی۔

چہرہ سنجیدہ۔

ریّان کا دل دھک سے ہوا۔

"کسی نے فون کیا؟ گھر میں سب ٹھیک ہے نا؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تالیہ نے سنجیدگی سے کہا_ "ایک بات پوچھوں؟"

ریّان نے آنکھیں رگڑتے ہوئے کہا_ "پوچھو..."

تالیہ بولی_ "آپ کو پتا ہے نا... شادی کے بعد شوہر کو بیوی کی ہر بات ماننی ہوتی ہے؟"

ریّان فوراً سیدھا بیٹھ گیا۔

"کس نے کہا؟"

تالیہ نے معصومیت سے کہا_"انسٹا گرام ریل میں دیکھا تھا۔"

ریّان نے آنکھیں بند کر لیں۔

"یااللہ...شروع ہو گیا۔

تالیہ نے آہستہ سے کہا_"مجھے بہت زور کی بھوک لگ رہی ہے۔"

ریّان چند لمحے اسے گھورتا رہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کیا؟"

"بھوک لگی ہے۔"

ریّان نے گہرا سانس لیا۔

"تو؟"

تالیہ نے فوراً کہا_"پانی پوری کھانے چلیں؟"

ریّان نے گھڑی کی طرف دیکھا۔

AM 4:03

اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

"یا اللہ..."

پھر آہستہ سے بولا_ "تالیہ... گھڑی دیکھو ذرا۔"

تالیہ نے ایک نظر گھڑی پر ڈالی۔

پھر کندھے اچکائے۔

"تو؟"

ریّان نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا_ "اس وقت پورا شہر سو رہا ہے۔"

تالیہ نے فوراً منہ پھلا لیا۔

"ٹھیک ہے... سمجھ گئی۔"

ریّان نے حیران ہو کر دیکھا۔

"کیا؟"

تالیہ نے ناراضگی سے کہا_ "آپ کا دل ہی نہیں ہے مجھے لے جانے کا۔"

ریّان نے کہا_ "کم از کم وقت تو——"

تالیہ نے فوراً بات کاٹ دی۔

"مینڈکی!"

ریّان چونک گیا۔

"کیا؟"

تالیہ اٹھ کر بستر سے نیچے اتری اور چلتے ہوئے بولی_ "کھڑوس پٹیالہ...اکڑ بگّا!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ غصے سے بالکنی کی طرف چلی گئی۔

ریّان صدمے میں بیٹھا رہ گیا۔

چند لمحے بعد اس نے آہستہ سے کہا_ "مینڈکی... میں کیا عورت ہوں؟"

بالکنی سے تالیہ کی آواز آئی۔

"کھڑوس پٹیالہ!"

ریّان نے ماتھا پکڑ لیا۔

"چلو مینڈ کی بھی سہہ لیتا...اکڑ بگّا بھی ٹھیک تھا..."

پھر حیرت سے بولا۔

"لیکن کھڑوس پٹیالہ؟"

وہ بڑبڑایا۔

"میں کیا کوئی کپڑا ہوں؟"

بالکنی میں کھڑی تالیہ ہنسی روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔

چاندنی اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔

کچھ لمحوں بعد ریّان آہستہ آہستہ اس کے پاس آیا۔

"اچھا...ناراض ہو؟"

تالیہ نے منہ دوسری طرف کر لیا۔

"نہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ریّان نے آہستہ سے کہا_ "جھوٹ۔"

تالیہ خاموش رہی۔

ریّان نے گہرا سانس لیا۔

"چلو۔"

تالیہ نے فوراً پلٹ کر دیکھا۔

"کہاں؟"

ریّان نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا_ "پانی پوری کھانے۔"

تالیہ کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"سچ؟!"

ریّان نے گاڑی کی چابی اٹھائی۔

ریّان ہڈی پہنے گاڑی چلا رہا تھا۔

چہرہ سنجیدہ۔

اور ساتھ والی سیٹ پر تالیہ پوری ایکسائٹمنٹ میں بیٹھی تھی۔

"ریّان جلدی کریں... کہیں اسٹال بند نہ ہو جائے!"

ریّان نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا_ "پورا شہر بند ہے، تالیہ۔"

اچانک آگے پولیس چیک پوسٹ آگئی۔

ٹارچ سیدھا گاڑی کے اندر۔

پولیس والا قریب آیا۔

"چار بجے کہاں جا رہے ہو؟"

ریّان نے سنجیدگی سے کہا_ "ایمرجنسی ہے۔"

پولیس نے مشکوک نظروں سے دیکھا۔

"کیسی ایمرجنسی؟"

ریّان نے آہستہ سے تالیہ کی طرف دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تالیہ فوراً کھڑکی سے جھک کر بولی_"بھائی پانی پوری۔"

تین سیکنڈ خاموشی۔

پولیس والا پلکیں جھپکنے لگا۔

"کیا؟"

"پانی پوری...مجھے خواب میں آئی تھی۔"

ریّان نے اسٹیئرنگ مضبوطی سے پکڑ لیا۔

پولیس والے نے دوسرے کانسٹیبل کی طرف دیکھا۔

"شادی کب ہوئی؟"

ریّان نے آہستہ سے کہا_"دو دن پہلے۔"

دونوں پولیس والے ہنسنے لگے۔

ایک نے ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا_"جاؤ بیٹا...اللہ تمہیں ہمت دے۔"

ریّان نے گاڑی آگے بڑھائی۔

تالیہ خوشی سے بولی_"دیکھا؟سب سچے پیار کو سپورٹ کرتے ہیں۔"

ریّان نے آہستہ سے کہا_"یہ سپورٹ نہیں... ہمدردی تھی۔"تالیاں نے کہا—اچھا اب چلے بھی مجھے پانی پوری کھانی ہے۔

"ہاں... لیکن اگراس وقت کوئی اسٹال کھلا ملا تو۔"

تالیہ فوراًخوشی سے اس کے پیچھے چل دی۔

چند دیر بعد...

وہ دونوں فوڈاسٹریٹ پہنچے۔

مگر جیساریّان نے کہا تھا...

تقریباًسب دکانیں بند تھیں۔

صرف ایک پانی پوری کا اسٹال تھا۔

اوراس کے پیچھے والا بھائی گہری نیند میں سو رہا تھا۔

تالیہ بھاگ کر گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بھائی!"

کوئی جواب نہیں۔

اس نے دوبارہ کہا_"بھائی!"

پھر میز پر ہاتھ مارا۔

مگر وہ پھر بھی نہ جاگا۔

تالیہ کا چہرہ لٹک گیا۔

وہ خاموشی سے کھڑی ہو گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ریّان نے اس کا چہرہ دیکھا۔

وہ واقعی اداس لگ رہی تھی۔

ریّان نے آہستہ سے کہا_"ارے..."

تالیہ نے منہ پھلا کر کہا_"چھوڑیں... قسمت ہی خراب ہے میری۔"

ریّان نے چند لمحے اسٹال کو دیکھا۔

پھر آہستہ سے آستینیں اوپر کیں۔

"ہٹو ذرا۔"

تالیہ نے حیرت سے پوچھا_"کیا کر رہے ہیں؟"

ریّان نے سنجیدگی سے کہا_"آپ کے لئے پانی پوری بنا رہا ہوں۔"

تالیہ کی آنکھیں پھیل گئیں۔

"آپ کو بنانی آتی ہے؟"

ریّان نے پلیٹ اٹھاتے ہوئے کہا_"آج پتہ چل جائے گا۔"

چند لمحے بعد...

ریّان واقعی پانی پوری بنا رہا تھا۔

تالیہ حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔

پہلی پوری اس نے اس کے سامنے رکھی۔

"چکھو۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تالیہ نے کھائی۔

دو سیکنڈ خاموشی۔

پھر آنکھیں چمک اٹھیں۔

"اوہ!"

ریّان نے پوچھا_"کیا ہوا؟"

تالیہ نے مسکرا کر کہا_"اچھی ہے!"

ریّان نے فاتحانہ انداز میں کہا_"میں کھڑوس پٹیالہ نہیں ہوں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تالیہ ہنس پڑی۔

پھر اگلی پوری کھائی۔

اور یوں...

ریّان کے ہاتھ کی بنی ہوئی اٹھارہ تیکھے پانی پوری ختم ہو گئیں۔

آخر میں تالیہ نے گہرا سانس لیا۔

"الحمدللہ۔"

ریّان نے حیرت سے کہا_ "واقعی اٹھارہ؟"

تالیہ نے فخر سے کہا_ "ریکارڈ ہے میرا۔"

چند لمحے خاموشی رہی۔

پھر اچانک تالیہ جھکی...

اور جلدی سے ریّان کے گال پر بوسہ دے دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ریّان ساکت رہ گیا۔

تالیہ مسکراتے ہوئے بولی۔

"پانی پوری ٹیکس۔"

ریّان نے آہستہ سے سر ہلایا۔

پھر مسکرا کر کہا۔

"اگر مجھے پہلے پتہ ہوتا کہ اٹھارہ پانی پوری کے بعد یہ ملتا ہے..."

وہ جھک کر آہستہ سے بولا۔

"تو میں بیس بنا دیتا۔

"جو سچی محبت کرتا ہے، وہ اپنی محبت کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہے، پھر چاہے فلک سے چاند تارے توڑ کر لانا ہو یا آدھی رات کو اپنی زوجہِ محترمہ کے لیے پانی پوری کا اسٹال لگانا ہو۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی تالیہ نے اچانک کہا "اوہ...!"

ریّان جو بمشکل آنکھیں کھلی رکھے گاڑی چلا رہا تھا فوراً چونکا "کیا ہوا؟"

تالیہ نے ہلکے افسوس سے کہا "مجھے آئس کریم بھی کھانی تھی۔"

ریّان نے اس کی طرف دیکھا... پھر گاڑی کے اسٹیئرنگ پر سر ٹکا دیا۔

"یا اللہ..."

تالیہ نے فوراً منہ بنا لیا "دیکھا... مجھے پتا تھا۔ آپ مجھ سے بیزار ہو گئے ہیں۔"

ریّان نے تھکی ہوئی آواز میں کہا "کیا؟"

تالیہ نے مظلومانہ انداز میں کہا "اس میں میری کیا غلطی ہے؟ کریونگز بتا کر تھوڑی آتی ہیں۔ اوپر سے مجھے خواب میں آئی تھیں۔"

ریّان نے حیران ہو کر پوچھا "کیا؟"

تالیہ نے سنجیدگی سے جواب دیا "پانی پوری اور آئس کریم۔ لیکن آپ نے صرف پانی پوری کھلائی... اور اب منہ بھی بنا رہے ہیں۔"

ریّان نے سیدھا ہو کر گہرا سانس لیا۔

پھر ہاتھ سینے پر رکھ کر قدرے ڈرامائی انداز میں بولا

"نہیں زوجۂ محترمہ... میری شریکِ حیات... گل رُخسار... میری چاندہ... میں تم سے بیزار کیوں ہوں گا؟"

تالیہ نے بھنویں چڑھائیں "آپ ہو گئے ہیں... کھڑوس پتیالہ!"

وہ کچھ اور کہنے ہی والی تھی کہ ریّان نے فوراً ہاتھ جوڑ لیے۔

"نہیں میری چاندہ... تمہیں آئس کریم کھانی ہے نا؟ وہ بھی کھلا دوں گا... سب منظور ہے... لیکن یہ کھڑوس پٹیالہ کیا ہوتا ہے؟"

تالیہ نے فخر سے کہا "وہ... وہ میری طرف سے گفٹ ہے۔"

ریّان نے حیرت سے پوچھا "گفٹ کیسا؟"

تالیہ نے شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ کہا "یہ نِک نیم آپ پر زیادہ اچھا لگتا ہے... اور مجھے زیادہ پسند بھی ہے۔"

ریّان نے حیرت سے سر ہلایا "آپ کو بس نِک نیم پسند ہے؟"

تالیہ نے آنکھیں مٹکا کر کہا "ہاں... پسند تو نِک نیم ہی ہے... لیکن جب آپ کو دیتی ہوں تو دونوں اچھے لگتے ہیں۔"

ریّان ہنس پڑا "قسم سے... تعریف کرنے کا نیا طریقہ unlock کر لیا ہے تم نے۔"

پھر شرارتی انداز میں بولا "ویسے یہ تعریف تھی یا فلرٹنگ؟"

تالیہ شرما گئی "ریّان جی... چلیں نا۔ مجھے آئس کریم کھانی ہے... پھر گھر بھی جانا ہے۔"

ریّان نے مسکرا کر کہا "ریّان جی... interesting۔ مجھے پسند آیا یہ انداز۔"

اس نے گاڑی تیزی سے آگے بڑھادی۔

تقریباً پانچ بج چکے تھے جب وہ ایک چھوٹے سے آئس کریم پارلر پہنچے۔

تالیہ نے خوشی خوشی دو اسکوپس لیے۔

ریّان اسے کھاتے ہوئے دیکھتا رہا اور ہلکا سا مسکرا دیا۔

گھر واپس پہنچتے پہنچتے صبح کی روشنی پھیلنے لگی تھی۔

آج چاند رات تھی۔

پورا گھر سفید سنگِ مرمر کی چمک کے ساتھ جگمگا رہا تھا۔

دروازوں اور بالکونیوں پر رنگ برنگی لائٹس اور پھولوں کی لڑیاں لگی ہوئی تھیں۔

شام کا وقت...

چاندنی رات کی نرم روشنی سہن میں پھیل رہی تھی۔

صفینہ بیگم اور نگار بیگم کے گھر آمنے سامنے تھے۔

گھر الگ تھے مگر چھت اور سہن ایک دوسرے سے جڑے ہوئے تھے۔

سیڑھیاں اتر کر یا چڑھ کر دونوں گھر آسانی سے ایک دوسرے تک پہنچ سکتے تھے۔

اسی شام تالیہ اپنے کمرے سے نکلی۔

اس نے وہی سبز جوڑا پہنا تھا جو ریّان کو مال میں پسند آیا تھا۔

اس کے ہاتھوں میں مہندی کی خوشبو تھی۔

کلائیوں میں کشمیری چوڑیاں۔

کانوں میں سبز اور سنہری جھمکے۔

ہلکا سا میٹھا میک اپ۔

وہ واقعی بہت حسین لگ رہی تھی۔

اگر اس لمحے ریّان اسے دیکھ لیتا…

تو شاید وہیں بے ہوش ہو جاتا۔

دوسری طرف ریّان بھی سبز کرتا اور بھوری شلوار پہنے، کندھے پر شال ڈالے، گھڑی لگائے بالکل کسی فلمی ہیرو کی طرح لگ رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ صحن سے گزرتا ہوا سامنے آیا۔

اور اسی لمحے...

اس کی نظر تالیہ پر پڑی۔

ریّان وہیں freeze ہو گیا۔

چند لمحے وہ بس اسے دیکھتا رہا۔

تالیہ نے ہلکا سا مسکرا کر کہا "کیا ہوا؟"

ریّان نے آہستہ سے کہا "میں سوچ رہا ہوں... اگر میں نے تمہیں پہلے دیکھا ہوتا تو شاید رشتہ دیکھنے کے دن ہی ہاں کر دیتا۔"

تالیہ ہنس دی۔

اسی لمحے ریّان نے جیب سے ایک چھوٹا سا پیکٹ نکالا۔

اس میں گلاب کے گجرے تھے۔

ریّان نے آہستہ سے کہا "یہ تمہارے لیے۔"

تالیہ کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

ریّان نے خود اس کے بالوں میں گجرا لگا دیا۔

گلاب کی خوشبو فضا میں پھیل گئی۔

تالیہ نے آہستہ سے کہا "شکریہ۔"

ریّان نے مسکرا کر کہا "میری چاندہ کے لیے کچھ بھی۔"

دونوں آہستہ آہستہ سیڑھیاں چڑھ کر چھت پر آ گئے۔

وہاں لگے جھولے پر دونوں بیٹھ گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہلکی ہوا چل رہی تھی۔

چاند آسمان پر چمک رہا تھا۔

چند لمحے دونوں خاموش رہے۔

پھر اچانک تالیہ نے سر اٹھایا۔

"ریّان... سنیں۔"

"جی مسز افاّق، فرمایئے۔"

"کیا آپ کو کوئی آواز آرہی ہے؟"

ریّان نے غور سے سنا۔

واقعی کہیں سے ہلکی سی آواز آرہی تھی۔

"ہاں...آتو رہی ہے۔"

دونوں کھڑے ہو گئے۔

تالیہ نے چھت سے جھانک کر نیچے دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر فوراً آواز دی "ریّان جی ادھر آئیں جلدی!"

ریّان پاس آیا "کیا ہوا؟"

تالیہ نے نیچے اشارہ کیا۔

نیچے سہن میں حمزہ کھڑا تھا۔

کالا سفید کرتا شلوار اور سیاہ شال پہنے۔

اس کے سامنے اشنور کھڑی تھی۔

اس نے سبز اور سنہری کام والا جوڑا پہنا ہوا تھا۔

حمزہ نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

"چاندرات مبارک ہو۔"

اشنور نے جواب دیا

"آپ کو بھی...ویسے آپ نے چاند دیکھ لیا؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

حمزہ نے مسکرا کر کہا

"جی محترمہ...میرے سامنے ہی تو کھڑا ہے۔"

اشنور حیران ہوئی "کیا؟"

حمزہ نے دھیرے سے کہا

"جب سامنے اتنا خوبصورت چاند کھڑا ہو...تو آسمان والے چاند کو کیا دیکھنا جس نے زمین والے چاند کا نور چرایا ہو۔"

اوپر چھت پر کھڑے ریّان اور تالیہ یہ سب سن کر ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھنے لگے۔

ریّان نے بھنویں چڑھائیں اور آہستہ سے کہا "اچھا...تو یہ بات ہے۔"

تالیہ نے کندھے اچکائے "چلیں ان ہی سے پوچھ لیتے ہیں۔"

دونوں سیڑھیاں اتر کر نیچے آ گئے۔

حمزہ اور اشنور کو ابھی تک خبر نہیں ہوئی تھی۔

ریّان نے قریب آکر آواز دی

"جی...تو آپ نے بتایا نہیں کہ آپ کی setting چل رہی ہے۔"

حمزہ چونک کر تقریباً اچھل پڑا۔

اشنور مڑی تو تالیہ کو سامنے پایا۔

دونوں کے چہرے سرخ ہو گئے۔

حمزہ ہکلاتے ہوئے بولا "وہ...وہ..."

اشنور نے فوراً کہا "ایسی کوئی بات نہیں..."

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ بھاگنے کے لیے مڑی مگر بد قسمتی سے اس کے دوپٹے کا کنارہ حمزہ کی گھڑی میں اٹک گیا۔

ریّان نے مسکرا کر گھڑی کھول دی۔

"ہم ذرا مہذب لوگ ہیں۔"

دوپٹہ آزاد ہو گیا۔

ریّان نے سنجیدگی سے کہا

"اب یہ بہانے نہیں چلیں گے...اپنی صفائیاں امیوں کو دینا۔"

چند ہی دیر میں پورے گھر میں ہلچل مچ گئی۔

صفینہ بیگم اور نگار بیگم صوفے پر بیٹھی تھیں۔

گھر کا ماحول ابھی تک ہلچل بھرا تھا۔

حمزہ اور اشنور نیچے کھڑے، سر جھکائے خاموش، اور دل میں اپنی اپنی حسرتیں سنبھالے ہوئے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

حمزہ نے تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد آہ بھری اور کہا "امی... میں صرف کہنا چاہتا ہوں کہ... یہ سب جو ہوا، شاید میں نے غلط فہمی میں کر دیا ہو، مگر... میں واقعی چاہتا ہوں کہ اشنور... "

نگار بیگم نے فوراً اشنور کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا "تمہیں یہ سب منظور ہے؟ تم تیار ہو اسے قبول کرنے کے لیے؟"

اشنور کی آنکھیں بڑی ہو گئیں، وہ ہلکی سی گھبراہٹ کے ساتھ بولی "جی... جی... میں... میں..", لفظ پھنس گئے، اور چہرہ لال ہو گیا۔

صفینہ بیگم نے ہاتھ سنجیدگی سے کہا "تو پھر، اب تم دونوں کے بارے میں فیصلہ ہونا چاہیے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

نگار بیگم نے سفینہ بیگم کو مخاطب کیا اور کہا— تو آپکا کیا خیال ہے؟ کیا آپ اپنی اشنور کا ہاتھ ہمیں دینگی؟"

حمزہ نے بے باک انداز میں کہا "امی، میں صرف ہاتھ نہیں لوں گا۔ مجھے تو وہ پوری چاہیے!"

ریّان نے افسوس بھرے انداز میں اسے دیکھا اور سر ہلایا۔

تالیہ نے بھی تھوڑی سی جھکی ہوئی، بمشکل ہنسی روکتی ہوئی کہا "ہاہ..."

نگار بیگم نے زور سے چیخ کر کہا "چُپ کرو، بے غیرت! یہ کیا باتیں ہو رہی ہیں؟ انتہائی بے شرم ہو گئے ہو تم!"

صفینہ بیگم نے کچھ دیر سوچا، پھر اشنور کی طرف دیکھ کر پوچھا "تو تمہارا کیا خیال ہے، اشنور؟"

تالیہ فوراً بول پڑی "امی... آپ اسے رخصت کر دیجیے، یہ بے چاری چاند... منا تو نہیں کرے گی، مگر..."

صفینہ بیگم نے پوچھا "کیوں، اشنور؟"

اشنور کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

خاموشی اور شرم کے درمیان، سب نے ایک لمحے کے لیے سانس روکی۔

صفینہ بیگم نے پھر نرمی سے کہا "تو پھر بات طے ہوئی۔ عید کے بعد تم دونوں کی منگنی ہو گی۔"

ریّان نے آہستہ سے پوچھا "امی، لیکن اسے تو پہلے بھی پوچھنا چاہیے تھا کہ یہ کب ہوا؟"

دونوں ماؤں نے اپنے بچوں کی طرف دیکھا، اور ہلکے سے مسکرا کر سر ہلا یا۔

حمزہ پھر تھوڑا گھبرا کر بولا "وہ... وہ... امی، آپ ہی تو کہتی ہیں جو ہونا ہوتا ہے وہ ہو جاتا ہے، اور ہونے کو کون ٹال سکتا ہے؟"

اس نے سر کُھجاتے ہوئے کہا، شرم و حیا کے ملے جلے انداز میں۔

ریّان نے مسکرا کر کہا "ہاں بھائی... بڑے ہی مہذب طریقے سے تمہیں محبت ہوئی ہے، کمال ہو گیا۔"

تالیہ نے ریّان کی طرف دیکھ کر آہ بھری اور دل ہی دل میں کہا "یہ سب تو واقعی خواب جیسا لگ رہا ہے..."

اشنور اور حمزہ، دونوں کی شرم و خوشی کے ملے جلے احساسات، ماحول کو ہلکا سا مسکراہٹ بھرا کر گئے۔

صفینہ بیگم اور نگار بیگم نے خاموشی سے سب کو دیکھا، اور اندر ہی اندر خوشی اور اطمینان محسوس کیا۔

اسی لمحے، گھر کے اندر ایک سکون سا چھا گیا، اور سب نے دل ہی دل میں سوچا کہ... جو ہونا تھا، وہ آج طے ہو گیا۔

ریّان اور تالیہ ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔

اگلے دن عید کی صبح...

گھر میں خوشبوئیں پھیل رہی تھیں۔

شیر بخرمہ، میٹھے پکوان اور ناشتے کی تیاری ہو رہی تھی۔

تالیہ نے وہی نیلا جوڑا پہنا تھا جو ریّان نے اسے تحفے میں دیا تھا۔

دونوں خاندان ایک ساتھ ناشتہ کر رہے تھے۔

عید کی نماز ادا ہوئی۔

پھر عیدی کا وقت آیا۔

حمزہ فوراً ریّان کے پاس آگیا۔

"بھائی... میری عیدی؟"

ریّان نے مسکرا کر کہا

"ارے آپ کو عیدی کی کیا ضرورت؟ ہم نے تو آپ کو عیدی میں چاند ہی گفٹ کر دیا ہے۔"

تالیہ کی ہنسی چھوٹ گئی۔

حمزہ اور اشنور کے چہرے فوراً سرخ ہو گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پورے گھر میں قہقہے گونج اٹھے۔

اور اسی ہنسی کے شور میں...

ان کی کہانی ایک خوبصورت انجام تک پہنچ گئی۔

ختم شدہ۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

بہترین کوالٹی کی کتب شائع کروانے کے لئے اس نمبر پر رابطہ کریں۔

03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842